ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
11 تا 17 اکتوبر 2001ء

☆ سب سے پہلے اسلام! (تجزیہ)

☆ کیا موجودہ جنگ تہذیبوں کی جنگ ہے (منبرومحراب)

☆ امریکہ کا جنازہ ہے، ذرا دھوم سے نکلے! (مکتوب شکاگو)

اَلحُکمُ لِلّٰہ، اَلمُلکُ لِلّٰہ

کیا چرخ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ ۔۔۔ سب راہرو ہیں وا ماندۂ راہ!
کڑکا سکندر، بجلی کی مانند ۔۔۔ تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ!
نادر نے لوٹی دلّی کی دولت ۔۔۔ اک ضربِ شمشیر! افسانہ کوتاہ!
افغان باقی! کہسار باقی! ۔۔۔ اَلحُکمُ لِلّٰہ، اَلمُلکُ لِلّٰہ
حاجت سے مجبور، مردانِ آزاد ۔۔۔ کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ!
محرم خودی سے جس دم ہوا فقر ۔۔۔ تو بھی شہنشاہ، میں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر، وہ مردِ درویش ۔۔۔ جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ!

دُنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ۔۔۔ ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا
محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص ۔۔۔ کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا
دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت ۔۔۔ ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا
دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش ۔۔۔ تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا ۔۔۔ ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
تقدیرِ اُمم کیا ہے؟ کوئی کہہ نہیں سکتا ۔۔۔ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا
اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے ۔۔۔ ''شاہاں چہ عجب گر بنو ازند گدا را''

(نگاہ بصیرت افروز کے مالک علامہ اقبال کا آفاقی کلام، جس کی معنویت جتنی آج اجاگر ہوئی ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی!)

سورۃ البقرہ (۳۸)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم

﴿یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ ۚ وَاِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ ۝ وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَلَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ ۝ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ۝﴾ (آیات: ۴۰-۴۳)

''اے یعقوب کی اولاد! میرے اس انعام کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور مجھ سے کیا گیا عہد پورا کرو' میں بھی تمہارے ساتھ کئے گئے اپنے عہد کو پورا کروں گا۔ اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا ہے' یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اور تم ہی سب سے پہلے کفر کرنے والے نہ بن جاؤ۔ اور میری آیات کو حقیر سی قیمت کے عوض فروخت نہ کرو اور میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔ اور حق پر باطل کا ملمع نہ چڑھاؤ اور حق کو مت چھپاؤ جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اور نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور جھک جاؤ جھکنے والوں کے ساتھ۔''

پانچویں رکوع کی پہلی آیت میں بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر انہیں وہ نعمتیں یاد کرائی جا رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کی جاتی رہیں۔ پھر اس عہد کا حوالہ دیا گیا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ اس کی تفصیل سورہ اعراف میں آئی ہے جس کے مطابق بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے آخری پیغمبر کو بھیجے گا تو وہ اس پر ایمان لا کر اس کی پیروی کریں گے اور اس کا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ ان سے کہا جا رہا ہے کہ اب جبکہ حضرت محمد ﷺ کو نبی آخر الزماں بنا کر بھیج دیا گیا ہے تو تم اپنا وعدہ پورا کرو تا کہ اللہ کی رحمت کے مستحق بن سکو۔ اس ایفائے عہد میں کوئی دنیاوی خوف یا سبکی محسوس نہ کرو کہ نوع انسانی کی امامت چھن جانے پر کوئی جگ ہنسائی یا استہزاء ہو گا بلکہ صرف اللہ سے ڈرو۔ مزید یہ کہ قرآن مجید پر ایمان لاؤ کیونکہ یہ تورات کے کلام الٰہی ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ اس ضمن میں تمہیں تو سب سے پہلے آگے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ تم تو خود ان کے منتظر تھے۔

یہود اپنے مقام و مرتبے کے حوالے سے جس تکبر کا شکار تھے' اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ تم اپنے دُنیاوی منصب اور جاہ و حشمت کے باعث میری آیات کو رد نہ کرو۔ ایک اُمّی قوم میں مبعوث ہونے والے رسول کی پیروی کرتے ہوئے یہ امر ہرگز آڑے نہیں آنا چاہئے کہ تمہارا تعلق اصحاب علم کے گروہ سے ہے۔ ایسا کرنا درحقیقت ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے کے مترادف ہے۔ ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کے بجائے تمہیں اللہ تعالیٰ ہی کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ اللہ کے کلام یعنی قرآن حکیم کو باطل قرار دے کر حق کو ظاہر ہونے سے مت روکو کیونکہ تمہارے پاس تو وہ پیشین گوئیاں موجود ہیں جن کے عین مصداق بن کر حضرت محمد ﷺ اس دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔ تم ان پیشین گوئیوں کو چھپا کر کتمان حق کے مرتکب ہوئے ہو حالانکہ تم ان سب باتوں کا شعور و ادراک رکھتے ہو' چنانچہ جس طرح حضور اکرم ﷺ کے غلام صفیں باندھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود کر رہے ہیں' تم بھی ان جھکنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

☆ ☆ ☆

سود کا غبار!

چوہدری رحمت اللہ بٹر

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ((لَیَاۡتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبۡقٰی اَحَدٌ اِلَّا اَکَلَ الرِّبٰو فَاِنۡ لَّمۡ یَاۡکُلۡهُ اَصَابَهٗ مِنۡ بُخَارِهٖ (او یروی من غبارہ) (رواہ احمد' ابی داؤد' نسائی' ابن ماجہ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہو گا۔ اگر صراحتاً سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات یا اس کے غبار سے نہ بچ پائے گا''۔

اس زمانے میں یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو گئی ہے۔ آپؐ نے یہ اس لئے فرمایا تھا کہ ہر مومن اس سے احتیاط کرے اور اپنے آپ کو اس گناہ عظیم سے بچانے کی کوشش کرے۔ لیکن آج تو مسلمان ممالک بھی کتنی ڈھٹائی کے ساتھ اسے جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہیں کہ کوئی شخص اس سے بچ نہ سکے۔ جو بھی بچت کی سکیم جاری کی جاتی ہے اس میں سود لازماً شامل ہوتا ہے کہ کوئی بھی اپنی پونجی بغیر سود کے کہیں لگا نہ سکے۔ حالانکہ سود کے بارے میں کیسی صراحت ہے کہ لینے والا' دینے والا' اس کی دستاویز لکھنے والا' اس پر گواہ بننے والا سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ پاکستان کی چونکہ پوری ملکی معیشت سود پر استوار ہے لہٰذا آج ہر شخص جو غذا کھاتا ہے اس میں بالواسطہ طور پر سود کی آلائش شامل ہوتی ہے۔ کوئی شخص براہ راست سودی لین دین اور سود خوری سے خواہ کتنا بھی بچنے کی کوشش کرے سود کی آلائش سے بالکل محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ باطل معاشرے کو جڑ سے اکھاڑ کر صحیح اسلامی نظام قائم کرنے کی سرتوڑ کوشش کی جائے تا کہ سود خوری جیسے گناہ عظیم سے کامل اجتناب کی صورت بن سکے۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

جلد 10 شمارہ 38

11 تا 17 اکتوبر 2001ء

(۲۲ تا ۲۹ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ)

بانی : اقتدار احمد مرحوم

مدیر : حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: فرقان دانش افغانی

معاونین: مرزا ایوب بیگ ' سردار اعوان
محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت : شیخ رحیم الدین

پبلشر: اسعد احمد مختار ' طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ' ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501 فیکس: 5834000
E-Mail:anjuman@tanzeem.org
Website:www.tanzeem.org

قیمت فی شمارہ : 5 روپے

سالانہ زر تعاون :

اندرون ملک ......250 روپے

بیرون پاکستان:

☆ یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ
1500 روپے

☆ امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ
2200 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

حافظ عاکف سعید

معرکۂ روح و بدن

قوت و طاقت کے نشے میں بدمست' دنیا کی سب سے بڑی جنگی قوت ہونے کے دعویدار امریکہ نے بالآخر ۷ اکتوبر کو افغانستان پر بزدلانہ حملے کا آغاز کر دیا...... شاہ سے بڑھ کر شاہ کا وفادار' وزیراعظم برطانیہ بھی اس مہم جوئی میں امریکہ کے شانہ بشانہ شریک ہے...... مبینہ طور پر دہشت گردی اور دہشت گردوں کے خاتمے کے ''نیک عزائم'' کے ساتھ شروع ہونے والی یہ ''مبارک مہم'' درحقیقت عالمی دہشت گرد اسرائیل اور اس کے سب سے بڑے آلۂ کار امریکہ کی جانب سے تاریخ انسانی کی عظیم ترین دہشت گردی کا ننگا اظہار ہے۔ یہ ایک ایسے ملزم کے خلاف کارروائی ہے جس کے خلاف جرم کا ثابت ہونا تو دور کی بات ہے' وہ کم سے کم شواہد بھی دستیاب نہیں ہو سکے کہ جن کی بناء پر کسی عالمی عدالت کا کنڈا ہی کھٹکھٹایا جا سکتا ہو۔ لیکن ''زبردست کا ٹھینگا'' کے مصداق ایسے بے گناہ ملزم اور اسے پناہ دینے والے بااصول' غیور اور جذبات ایمانی سے معمور افغانوں کے خلاف جس بڑے پیمانے پر جنگی کارروائی کا آغاز کیا گیا ہے اور پہلے سے تباہ حال افغانستان کو مزید تباہ و برباد کرنے کی خاطر اسے جس درجہ شدید گولہ باری کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ اندھے کی لاٹھی کی مانند اس وحشیانہ بمباری کی زد میں آ کر عام افغان شہری بھی ہلاک و زخمی ہو رہے ہیں' اسے اگر ظلم و بربریت' دھاندلی و دھونس اور بے اصولی و ناانصافی کا عظیم ترین شاہکار اور تاریخ انسانی کا شرمناک ترین واقعہ قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ساری کارروائی کا ماسٹر مائنڈ وہ سازشی یہودی ذہن ہے جو اس وقت روئے ارضی پر ابلیس لعین اور شیطان مردود کا سب سے بڑا ایجنٹ ہے اور جس کی شیطنت خود ابلیس کو بھی مات دے گئی ہے...... لیکن طرفہ تماشا یہ ہے کہ کرہ ارض پر یہود کے سب سے بڑے دشمن عیسائی بھی آج دنیا کو درپیش اس معرکۂ روح و بدن میں یہودیوں کے ہمنوا اور ہم مشرب ہی نہیں' تابع مہمل بنے ہوئے ہیں...... یہود و نصاریٰ کا ایسا گٹھ جوڑ چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بظاہر یہ دونوں ایک دوسرے کے دوست اور حمایتی ہیں لیکن فی الحقیقت یہودی سازشی عنصر عیسائی دنیا پر اس درجے مسلط ہے کہ پورا عالم عیسائیت ان کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ گیا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہودی آج عالمی عیسائی طاقتوں کو کٹھ پتلیوں کی طرح اپنی انگلیوں پر نچا رہے ہیں۔ یہ سب تیاری دراصل کفر و اسلام کے اس آخری معرکے کی ہے کہ جس میں تمام شیطانی قوتیں مجتمع ہو کر پوری مادی تیاری کے ساتھ حق کی ان قوتوں کے ساتھ نبرد آزما ہوں گی کہ جو بے سروسامانی کے باوجود اللہ پر ایمان و یقین اور توکل و اعتماد کی دولت سے مالا مال ہوں گی۔ چنانچہ بالآخر غلبہ اور فتح اہل حق ہی کا مقدر بنے گی۔

تاہم اس سارے معاملے میں شرمناک ترین کردار مفاد پرست اور مادی سوچ رکھنے والے مسلمان حکمرانوں اور ان کی کاسہ لیسی کرنے والے ان نام نہاد مسلمان دانشوروں اور سکالرز کا ہے جو امریکہ اور اس کی حواری مغربی طاقتوں کی واضح دھونس اور دھاندلی کو جواز بخشنے کے لئے اپنی عقل و خرد کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بے سروپا دلائل فراہم کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں...... ان میں سے بعض علم و دانش کے مدعی' سرکاری درباری ملا کا کردار ادا کرتے ہوئے امریکہ کے ساتھ تعاون کے حکومتی فیصلے کی تائید و حمایت میں حکمت و دانش کے ایسے ''درخشاں موتی'' چن چن کر عوام کے سامنے لا رہے ہیں کہ سر پیٹنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ لوگ اس شعر کا مصداق کامل بن چکے ہیں کہ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

ہم اپنے ان حکمرانوں کی خدمت میں بصد ادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جو امریکی دھونس کے آگے سربسجود ہو گئے ہیں اور پڑوسی برادر اسلامی ملک کہ جہاں اللہ کی حاکمیت اور قرآن و سنت کی حکمرانی کا نفاذ بالفعل ہو چکا ہے' کے خلاف امریکہ کے وحشیانہ اور دہشت گردانہ اقدام کے ساتھ تعاون کی ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں' کہ اللہ کے باغیوں اور شیطان کے ایجنٹوں کا ساتھ دے کر اپنی عاقبت برباد اور ملت اسلامیہ پاکستان کی منزل کھوٹی نہ کریں...... طالبان اگر اللہ پر توکل کرتے ہوئے بے سروسامانی کی حالت میں دنیا کی سپریم پاور امریکہ کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے ہیں تو ہم ایٹمی صلاحیت کے حامل ہو کر اس بزدلی اور بے غیرتی کا مظاہرہ تو نہ کریں...... ہم پورے دعوے کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے حکمران آج بھی اگر پورے خلوص و اخلاص کی ساتھ اللہ اور اس کے دین کے ساتھ وفاداری کا عہد کرتے ہوئے طاغوتی طاقتوں کے سامنے ڈٹ جائیں تو اللہ کی مدد ہمارے شامل حال ہو جائے گی۔ قرآن کا یہ پیغام ہمارے سامنے رہنا چاہئے: ''اگر اللہ تمہاری مدد کرنے لگے تو دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکتی''۔ پاکستان کی دینی جماعتوں کے سربراہان سے بھی ہماری درخواست ہے کہ وہ کسی ذاتی یا جماعتی مفاد کو خاطر میں لائے بغیر اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کریں اور باطل کے خلاف فی الواقع ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

اٹھ وگرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی
دوڑو! زمانہ چال قیامت کی چل گیا

تاریخ انسانی کی عظیم ترین جنگ "الملحمۃ العظمیٰ" ہمارے سروں پر تیار کھڑی ہے

امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادی حالیہ فوجی کارروائی میں تہذیب ہی کی دہائی دے رہے ہیں

اسرائیل موجودہ عالمی صورتِ حال کی آڑ میں فلسطینیوں کے خلاف کوئی بڑا اقدام کرنا چاہتا ہے

یہودی جس عذاب کے دو ہزار برس قبل مستحق ہو چکے تھے وہ انہیں حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں مل کر رہے گا

پاکستان کی قوت کو نقصان پہنچانا اور اس کی ایٹمی صلاحیت کو مفلوج کرنا یہودیوں کے اولین مقاصد میں شامل ہے

حکومت کی یہی روش رہی تو افغانستان پر حملے کی صورت میں پاکستان میں خانہ جنگی شروع ہونے کا اندیشہ ہے

کیا موجودہ جنگ تہذیبوں کی جنگ ہے؟

تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا:

قرآن مجید میں اس نوید جانفزا کے اشارات موجود ہیں جبکہ احادیث نبویہ ﷺ میں یہ بات تصریح کے ساتھ موجود ہے کہ قیامت سے قبل کُل روئے ارضی پر حکومت الٰہیہ قائم ہو گی اور پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو گا۔ لیکن بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور سے متصلاً قبل ہولناک قسم کی عظیم جنگوں کا ایک سلسلہ ہو گا۔ جن میں سے ایک جنگ کو احادیث میں حضور ﷺ نے تاریخ انسانی کی عظیم ترین جنگ کہا ہے۔ اس جنگ کا نام "الملحمة العظمى" یا "الملحمة الكبرىٰ" ہے۔ اس جنگ کے اندر انسانیت کا بہت بڑے پیمانے پر کشت و خون ہو گا۔ اس کی طرف سورۃ کہف کی ابتدائی آیات میں اشارہ موجود ہے:

"کل تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی۔ اور اس کتاب میں کوئی کجی نہیں رکھی، ہمیشہ قائم رہنے والی اور سیدھی کتاب، تاکہ خبردار کردے ایک بہت بڑی جنگ سے جو خاص اس کی طرف سے ہو گی"۔

قرائن بتاتے ہیں کہ یہی وہ جنگ ہے جس کے دہانے پر اب نوعِ انسانی کھڑی ہوئی ہے۔ آگے ارشاد ربانی ہے:

"اور یہ کتاب بشارت دے رہی ہے اہل ایمان کو جو نیک اعمال کرتے ہوں گے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور خاص طور پر یہ قرآن اس لئے نازل ہوا تاکہ خبردار کردیں محمد ﷺ ان لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ نہ تو انہیں اس بارے میں کوئی علم حاصل ہے نہ ان کے باپ دادا کو"۔

دنیا میں اس وقت موجود مذاہب میں صرف ایک مذہب عیسائیت ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ بہت بڑا شرک ہے۔ چنانچہ فرمایا:

"یہ بہت بڑی اور گستاخی کی بات ہے جو ان کی زبانوں سے نکل رہی ہے، وہ کچھ نہیں کہہ رہے مگر جھوٹ۔ تو اے نبیؐ شاید آپ اپنے آپ کو اس صدمے میں ہلاک کرلیں ان کے پیچھے، اگر وہ ایمان نہ لائیں اس کلام پر"۔

گویا یہ جو شدید جنگ آئے گی، وہ درحقیقت عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین ہو گی۔

اگلی دو آیتیں ملاحظہ کیجئے:

"زمین پر جو کچھ ہے اسے ہم نے زمین کا بناؤ سنگھار بنادیا ہے تاکہ ہم آزمائیں کہ کون ہے ان میں سے جو عمل کے اعتبار سے بہترین ہے اور جو کچھ اس زمین پر ہے ایک وقت آئے گا کہ ہم اسے چٹیل میدان بنادیں گے"۔

اس کا ہلکا سا نقشہ دنیا نے امریکہ میں پیش آنے والے حالیہ حادثے کی صورت میں دیکھ لیا ہے۔ گویا قیامت صغریٰ دنیا نے دیکھ لی۔ قیامت کبریٰ جب آئے گی تو ہمالیہ پہاڑ بھی ایسے ہی ہو جائے گا جیسے کہ اس وقت ان Twin Towers کا حال ہوا ہے۔ قیامت کے حوالے سے سورۃ طٰہٰ میں فرمایا: "تم ان پہاڑوں کو دیکھتے ہو بڑے جمے ہوئے ہیں (ٹھوس ہیں، مضبوط ہیں) لیکن (بروز قیامت) ان کو دیکھو گے کہ اس دن یہ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے"۔ یہی نقشہ تھا ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا۔ دوسرے ٹاور کے گرنے کے بعد دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا کہ بالکل سفید بادلوں جیسا دھواں یا غبار اٹھا اور کچھ دیر میں وہاں زمین پر ان ٹاورز کا نشان بھی نہیں تھا۔ قیامت کے دن بھی زمین کی ہر شے برابر کردی جائے گی، نہ کوئی اونچائی رہے گی نہ موڑ رہے گا، نہ کوئی ٹیڑھ باقی رہے گی نہ کوئی ٹیلہ رہے گا۔

بہر حال یہ جو جنگوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ احادیث نبویہؐ میں اس کے بارے میں بڑی تفاصیل ملتی ہیں۔ ایک حدیث ملاحظہ فرمایئے: "حضرت عوفؓ ابن مالک کہتے ہیں کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ چمڑے کے خیمے کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، دیکھو عوف قیامت سے پہلے چھ نشانیاں گن لو (بعض روایات میں دس نشانیوں کا ذکر ہے،

یہاں چھ ہیں جن میں سے تین تو بالکل حضور ﷺ کے زمانے سے متصل ہیں۔ اور تین قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہوں گی) فرمایا پہلی تو یہ ہے کہ میرے بعد قیامت کا دور ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ بیت المقدس فتح ہو جائے گا (جو کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہو گیا) پھر تمہارے اندر ایک وبا پھیل جائے گی۔ (یہ نشانی بھی حضرت عمرؓ ہی کے زمانے میں ظاہر ہوئی جب طاعون کی وبا پھیلی تھی۔ یہ تین نشانیاں تو تھیں حضور ﷺ کے زندگی کے متصلاً بعد۔ تین وہ ہیں جو قیامت کے قریب آئیں گی)۔ پھر مال و دولت تمہارے پاس اتنا ہو جائے گا کہ ایک شخص کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو بھی وہ ناراض ہوگا کہ کم دیا مجھ کو۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہیں بچے گا جس میں وہ فتنہ داخل نہ ہو جائے (ٹیلی ویژن کا فتنہ جو ہر گھر میں موسیقی کا اڈہ ہے فتنے سے کم نہیں) پھر ایک صلح و معاہدہ ہوگی تمہارے اور زرد رُو لوگوں کے درمیان (مراد یورپی عیسائی اقوام ہیں) پھر ایک وقت آئے گا وہ دھوکا دیں گے (اس وقت تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی سعودی عرب سے بڑی صلح ہے) پھر وہ غداری کریں گے اور تم پر حملہ آور ہوں گے۔ ۸۰ جھنڈے لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔ (یہ اس وقت جو جمع ہو رہے ہیں اور اس بڑے پیمانے پر NATO میں شامل تمام یورپی ممالک امریکہ کا ساتھ دینے کے عزم کا اظہار کر رہے ہیں' یہ اسی حدیث کا مصداق ہے) ایک اور حدیث میں حضرت ذی مخبر سے یہ روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم عیسائیوں کے ساتھ بہت امن والی صلح کر لو گے (یہ امن والی صلح شاید جنگ خلیج میں ہوئی تھی جب تمام عرب ممالک نے ان کا ساتھ دیا) پھر تم اور وہ یعنی عیسائی اور عرب جنگ کرو گے ایک دشمن سے جو تمہارے پیچھے ہوگا (اب نقشہ ذہن میں رکھئے کہ مسجد نبویؐ میں حضور ﷺ سامعین کی جانب رُخ کر کے خطاب فرما رہے ہیں ان کے پیچھے عراق کا ملک تھا۔ لہٰذا عراق پر حملہ میں یہ سب اس کے ساتھ شامل تھے) پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں بہت سا مال غنیمت بھی ملے گا اور تم محفوظ رہو گے (عرب پر اس وقت کوئی مصیبت نہیں آئی تھی اور وہ محفوظ رہے تھے) پھر تم اس جنگ سے لوٹو گے تو ایک اونچے ٹیلے پر تمہارا پڑاؤ ہوگا (اس کے بارے میں گمان ہے کہ اب جو امریکن فوجی اڈہ بنا ہوا ہے نجد میں۔ نجد ٹیلے ہی کو کہتے ہیں وہاں ان کا پڑاؤ ہے۔)

پھر عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا کہ صلیب کی فتح ہو گئی (یہ فتح گویا کہ عیسائیت کی فتح شمار ہوگی۔) تو مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آ جائے گا۔ وہ اس صلیب کو توڑ کر پھینک دے گا۔ اب یہ رومی عیسائی اس صلح سے بغاوت کریں گے۔ اور اس عظیم جنگ "الملحمة العظمى" کے لئے تیاری کریں گے"۔

ایک اور حدیث عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو سکے گی اس وقت تک جب کہ نہ میراث تقسیم کی جائے اور نہ کسی غنیمت سے خوش ہوا جائے۔ اور دشمن جمع ہو جائے گا شام پر حملہ آور ہونے کے لئے (عرب ممالک میں سے آپ کو معلوم ہے کہ صرف شام رہ گیا ہے جس نے اسرائیل سے ابھی دوستی نہیں کی' باقی سب نے تو تسلیم کر لیا ہے۔ شام میں اگرچہ اس وقت حکومت بے دین گروہ کی ہے۔ لیکن عوام کی سطح پر اسلام کا اثر وہاں بہت گہرا ہے۔ بائبل کی آخری کتاب مکاشفات یوحنا میں اسی جنگ کو "آرمیگاڈان" کہا گیا ہے۔) آگے فرمایا:

"شام پر حملہ کرنے کے لئے دشمن (عیسائی) جمع ہو جائیں گے' اہل اسلام بھی ان کا مقابلہ کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ (اب اس حدیث میں تین دن کے بارے میں آتا ہے کہ جنگ بڑی خوف ناک ہوگی) پہلے دن مسلمانوں میں ایک جماعت ہوگی جو یہ طے کرے گی کہ ہم واپس زندہ نہیں آئیں گے فتح یا موت کے بغیر۔ تمام دن جنگ ہوگی' شام کو جنگ فتح اور شکست میں تبدیل نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ رات آ جائے گی اور مسلمانوں کی وہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ مسلمان سب کے سب شہید ہو جائیں گے۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوگا۔ پھر کچھ لوگ طے کریں گے کہ یا مریں گے یا فتح ہوگی' لیکن فتح حاصل نہیں ہوگی' وہ سب کے سب بھی شہید ہو جائیں گے۔ لیکن شکست بھی نہیں ہوگی' تیسری مرتبہ بھی یہی ہوگا لیکن جب چوتھا دن آئے گا۔ پھر تمام کا تمام مسلمانوں کا لشکر ان پر ایک ہی مرتبہ ٹوٹ پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ دشمن کی پیٹھیں ان کی طرف کر دے گا۔ دشمن شکست کھا کر بھاگے گا۔ پھر وہ جنگ ہوگی جیسی کہ کبھی دنیا میں نہیں ہوگی' جس میں بے شمار لوگ مارے جائیں گے یہاں تک کہ ایک پرندہ چاہے گا کہیں صاف زمین مل جائے کہ جہاں کوئی لاش نہ پڑی ہو' تا کہ وہ اتر سکے لیکن اسے خالی جگہ نہیں ملے گی۔ وہ اڑتا رہے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر انہی لاشوں کے اوپر گرے گا۔ پھر فرمایا: "اب مسلمان گنتی کریں گے کہ ہم کتنے مر گئے اور کتنے بچ گئے تو ایک باپ کے بیٹوں کی تعداد جب گنتی ہوگی تو معلوم ہوگا کہ ان سو میں سے ننانوے شہید ہو گئے صرف ایک بچا ہے۔ اس حال میں اب کیا مال غنیمت سے خوشی حاصل ہوگی۔ یا کون سی میراث اب تقسیم ہوگی"۔

یہ جنگ "الملحمة العظمى" ہوگی جو صاف نظر آ رہا ہے کہ سر پر کھڑی ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا مرحلہ ہوگا جب عیسائیوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست ہو جائے گی' پھر یہودی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور یہودیوں کا لیڈر مسیح الدجال اعلان کرے گا میں وہ مسیحا ہوں جو گریٹر اسرائیل قائم کرے گا اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر ہوگی۔ اس موقع پر حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ وہ اسے قتل کریں گے اور اس کے بعد مسلمانوں کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل عام ہوگا۔ ایک ایک یہودی چن چن کر قتل کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ یہودی مسلمانوں سے جنگ نہیں کریں گے اور مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر کی چٹان یا درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ درخت یا پتھر پکار کر کہے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے' میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے' آؤ اسے قتل کرو۔ سوائے ایک درخت جس کا نام غرقد ہوگا وہ یہودیوں کو پناہ دے گا۔

یہ مرحلہ آئے گا حضرت مسیح کے نزول کے بعد۔ پھر اس کے بعد ساری دنیا کے اندر حضرت مسیح عیسائیت کو ختم کر دیں گے۔ عیسائیت کی ساری عمارت کھڑی ہوئی ہے صلیب کے اوپر۔ وہ کہیں گے کہ میں صلیب پر چڑھا ہی نہیں اور وہ صلیب توڑ دیں گے۔ پھر خنزیر کو قتل کر دیں گے یعنی اس کا کھانا ممنوع کر دیں گے۔ ان دو اقدامات کے نتیجے میں مذہب عیسائیت ختم ہو جائے گا اور تمام عیسائی مسلمانوں میں شامل ہو کر وہ قوت بنے گی جو پوری دنیا میں اسلام کو غالب کر دے گی۔ آخری مرحلے میں یاجوج ماجوج کا ایک حملہ ہوگا۔ عام خیال یہی ہے کہ وہ روس اور چین کے لوگ ہوں گے۔ جو الملحمة العظمیٰ کے دوران تو علیحدہ کھڑے رہیں گے لیکن اس کے بعد جب انہیں نظر آئے گا کہ اسلام کا بول بالا ہو گیا تو ظاہر ہے کہ یہ ملحدین مقابلہ کرنے کے لئے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خاص طرح سے ہلاک کرے گا اور پھر پوری دنیا میں اللہ کے دین کا بول بالا ہوگا۔ ترجمان حقیقت اور حکیم الامت علامہ اقبال نے بھی ان احادیث ہی کے مطابق پیشین گوئی کی تھی کہ۔

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

واضح رہے کہ اس وقت صدر امریکہ جارج بش ہوں یا وزیر اعظم برطانیہ ٹونی بلیئر' یہ سب "تہذیب" ہی کی دہائی دے رہے ہیں کہ ہماری تہذیب کو خطرہ ہے۔ اپنی تہذیب اپنے تمدن' اپنے نظام کے تحفظ کے لئے پوری مغربی دنیا اور اس کے وسائل کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ یہاں میں آپ کو سورہ طٰہٰ کی آیت کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ جب فرعون کے دربار میں تشریف لے گئے اور وہاں دعوت پیش کی۔ فرعون نے ان کی دعوت قبول نہ کی

یہودیوں نے امریکہ میں حالیہ تباہی کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ ہمارے عزائم کے مقابلے میں رکاوٹ بنو گے تو تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے

بلکہ جادوگروں کے ساتھ مقابلہ طے کروایا۔ پھر جب لوگ جمع ہوئے اور حضرت موسیٰ اور جادوگر بھی میدان میں آ گئے تو جادوگر ہچکچائے۔ انہیں نظر آ گیا کہ یہ کسی جادوگر کا چہرہ نہیں ہے۔ وہ ڈرے تو اس وقت انہیں فرعون کے درباریوں نے ان الفاظ میں سمجھایا: ''دیکھو! یہ دونوں بس دو جادوگر ہی تو ہیں' یہ دونوں چاہتے ہیں کہ تم کو نکال کر نکال دیں تمہاری سرزمین سے اور پھر تمہاری ''مثالی تہذیب'' کو ختم کر کے رکھ دیں۔ لہٰذا اپنی پوری مہارت کو جمع کرو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے''۔ جیسے آج امریکی صدر بش جمع کرنے میں لگا ہوا ہے پوری دنیا کی طاقت کو کہ کوئی مورل سپورٹ ہی مل جائے' آج تہذیب و تمدن کے حوالے سے وہی دہائی دی جا رہی ہے جو فرعون کے درباریوں نے دی تھی۔

ان جنگوں کے نتائج کے بارے میں نبی ﷺ کی دی ہوئی خبر یہ ہے کہ اگرچہ ان میں انجام کار کے اعتبار سے آخری فتح مسلمانوں ہی کو حاصل ہوگی اور پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو جائے گا تاہم اس دوران بعض نہایت اہم واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ چنانچہ ایک جانب یہودیوں پر تو وہی عذاب اکبر نازل ہوگا جو قوم نوح' قوم ہودؑ قوم صالح' قوم لوط' قوم شعیب اور آل فرعون پر نازل ہوا تھا یعنی ان کا بالکلیہ خاتمہ ہو جائے گا۔ دراصل اللہ کی یہ مستقل سنت رہی ہے رسولوں کے بارے میں کہ جب بھی کسی قوم کی طرف کسی رسول کو بھیجا گیا اور رسول نے دعوت کا حق ادا کر دیا لیکن پھر بھی قوم کفر پر اڑی رہی تو وہ قوم نسیاً منسیا کر دی گئی۔ اسی سزا کے مستحق یہودی آج سے دو ہزار قبل ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح ان کی طرف رسول بن کر آئے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ ان کا انکار کیا۔ بلکہ انہیں کافر' مرتد' ولد الزنا (معاذ اللہ) قرار دیا۔ پھر اپنے بس پڑتے سولی پر چڑھوا دیا۔ لیکن اللہ نے انہیں زندہ اٹھا لیا اور جس نے غداری کی تھی اس کی شکل بدل دی۔ وہ حضرت مسیح کی جگہ سولی چڑھ گیا۔ بہرحال عذاب کے مستحق بن جانے کے باوجود اللہ نے انہیں رعایت دی' اگرچہ عذاب کا ایک بھرپور کوڑا ۷۰ عیسوی میں ان پر برسا تاہم انہیں ختم نہیں کیا گیا بلکہ جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی ہے' ۶۰۰ برس کے بعد' تو اللہ نے پھر انہیں ایک موقع دیا۔ سورۃ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں ہے: دیکھو تمہارا رب تم پر اب بھی رحم فرمانے کو تیار ہے لیکن اگر تم نے وہی سرکشی اختیار کی' جو عیسیٰؑ کے خلاف کی تھی تو ہم بھی پھر وہی کریں گے جو کرتے رہے ہیں۔ اب یہ قرآن آ گیا ہے' یہ ہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا۔ لہٰذا فوراً اس کے سائے میں آ جاؤ' محمدؐ پر ایمان لے آؤ۔ ورنہ پھر تم پر عذاب آئے گا۔ یہ عذاب حضرت مسیح ہی کے ہاتھوں آئے گا۔ اسی لئے اللہ نے حضرت مسیح کو زندہ اٹھا لیا۔ چنانچہ وہ جب آئیں گے تو ان کی نگاہوں سے یہودی پگھل جائیں گے۔ الفاظ یہ آتے ہیں حدیث کے اندر کہ جہاں تک ان کی نگاہوں یا سانسوں کا اثر جائے گا یہودی پگھلتے چلے جائیں گے۔ دجال اکبر جو یہودیوں کا لیڈر بن کر آئے گا اسے حضرت مسیح اپنے ہاتھوں قتل کریں گے۔ یہودی آج جس عظیم تر اسرائیل کے خواب دیکھ رہے ہیں وہی ان کا عظیم ترین قبرستان بن جائے گا۔ دوسری جانب عیسائیت ایک مذہب کی حیثیت سے ختم ہو جائے گی اور پوری عیسائی دنیا اسلام میں داخل ہو جائے گی۔ تاہم ابتدائی مراحل میں مسلمانوں خصوصاً عربوں پر شدید مصائب آئیں گے اور مسلمانوں کو عیسائیوں کے ہاتھوں بہت سا جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ آخری فتح سے پہلے اس امت کو بھی اپنی بداعمالیوں کی سزا ملنی ہے۔ ہمارا اصل جرم یہ ہے کہ ہم نے انگریزوں' فرانسیسیوں' ہسپانیوں اور ہالینڈ کی حکومتوں سے آزاد ہو کر گزشتہ نصف صدی کے عرصے میں کہیں بھی اسلام قائم نہیں کیا۔ یہ جرم چھوٹا تو نہیں ہے۔ پہلے ہم کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں انگریز کی حکومت ہے ہم مجبور ہیں۔ اب ہم آزاد ہیں' ہمارے حکمران بھی مسلمان ہیں۔ یہ تمام حکومتیں مسلمان کہلاتی ہیں لیکن کسی ایک ملک نے بھی حقیقی معنی میں اسلام نافذ نہیں کیا۔ لہٰذا شدید اندیشہ ہے کہ ہمیں بھی سزا ملنی ہے۔

اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھٹی دہکنے ہی والی ہے۔ اس کے اسباب نظر آ رہے ہیں۔ دراصل یہودیوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ یہودی بڑی سخت جان قوم ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ان پر یونانیوں' اشوریوں پھر رومیوں اور ابھی پچھلی صدی میں ہٹلر کے ہاتھوں سخت ترین عذاب آئے لیکن یہ سخت جان قوم آج بھی موجود ہے۔ نہ صرف موجود ہے بلکہ ۲۰۰۰ء سال کے بعد وہ اپنا ملک بنانے اور ارض مقدس حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ عیسائی تو ان سے نفرت کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھوایا تھا۔ لیکن یہودیوں نے بالآخر عیسائیوں کو اپنے تابع کر لیا۔ اس وقت یہودی عیسائیوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ پروٹسٹنٹ عیسائی تو شروع سے ان کے آلۂ کار تھے۔ اب تو کیتھولک عیسائی بھی ساتھ دے رہے ہیں۔ اگرچہ دل میں وہ یہودیوں سے نفرت رکھتے ہیں۔ تاہم پروٹسٹنٹ اسوقت یہودیوں کے سب سے بڑی پشت پناہ ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ جو اس وقت پروٹسٹنٹ کے سب سے بڑے نمائندے اور یہود کے نمایاں ترین ایجنٹ ہیں وہی آپ کو اس وقت یہودی سازش کو کامیاب بنانے کی خاطر بھاگتے دوڑتے نظر آ رہے ہیں۔ ان دونوں کی ''انصاف پسندی'' ملاحظہ ہو کہ اسامہ کے خلاف جو ثبوت ان کے پاس ہے وہ طالبان کو دکھانے کے لئے تیار نہیں' صرف ان کو دکھانا ضروری خیال کیا گیا ہے جن کی حمایت پہلے ہی امریکہ کو حاصل ہے۔ کیا پتہ واقعتاً کوئی proof ہے بھی یا نہیں۔ اگر ثبوت ہے تو پھر ڈر کس بات کا' لاؤ اس کو سامنے۔

بہرحال اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیل جو فلسطینیوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہا ہے اس کی وجہ سے پوری عالمی رائے ان کے خلاف ہو چکی تھی۔ ڈربن میں یونائیٹڈ نیشنز کے تحت جو کانفرنس ہو رہی تھی' اس میں اسرائیل کو ایک نسل پرست اور دہشت گرد قرار دینے پر اقوام عالم کا تقریباً اتفاق رائے تھا۔ امریکہ نے اپنا سارا وزن ڈال کر [illegible] بمشکل اس قرارداد سے یہ الفاظ نکلوائے۔ یورپ کی طاقتیں اور نیٹو بھی اسرائیل کے خلاف بول رہی تھیں۔ جرمنی نے بھی کہا تھا کہ یہ طرز عمل صحیح نہیں جو اسرائیل نے فلسطین میں اختیار کر رکھا ہے۔ عالمی رائے عامہ اسرائیل کے خلاف جا رہی تھی۔ دوسری طرف یہودیوں کو بے صبری ہے وہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد تھرڈ ٹیمپل تعمیر کر لیں۔ لہٰذا انہوں نے یہ چالاکی کی اور امریکہ میں حالیہ دہشت گردی کی منصوبہ بندی کی' تا کہ فلسطین میں کوئی بڑا قدم اٹھا سکیں یعنی ارض فلسطین سے فلسطینیوں کو اسی طرح ختم کر دیا جائے جیسے ہسپانیہ سے مسلمانوں کو ختم کیا تھا۔ یا پھر انہیں دھکیل دیا جائے اردن کی طرف چلے جاؤ' تمہارا ملک اردن ہے۔ یہ فلسطین کا پورا علاقہ ہمارا ہے۔ ہمیں تو ابھی سارا شام' پورا عراق اور سعودی

عرب سے شمالی علاقہ بھی لینا ہے بشمول مدینہ منورہ کے۔ اور ایک مخصوص علاقہ ترکی کا بھی حاصل کرنا ہے۔ ہمیں گریٹر اسرائیل بنانا ہے۔ یہ ہیں ان کے عزائم' لہٰذا وہ ایک جانب فلسطینیوں کے خلاف کوئی بڑا اقدام کرنا چاہتے ہیں جس کے آگے بوسنیا کی نسل کشی (Ethnic Cleansing) ماند پڑ جائے گی۔ دوسری جانب ہیکل سلیمانی کی تیسری بار تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ کو شہید کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ ۳/ اکتوبر کے اخبارات میں یہ خبر آپ پڑھ چکے ہوں گے کہ انہوں نے کئی کئی ٹن کے پتھر یروشلم میں مسجد اقصیٰ کے پاس ہیکل کی بنیاد کے طور پر لا کر رکھ دیئے ہیں۔ تیسری جانب وہ امریکہ کے اس دباؤ سے بھی نکل جانا چاہتے ہیں جو وہ اسرائیل کی مکمل سرپرستی اور کامل پشت پناہی کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں اور عربوں کے ساتھ مصالحت کے لئے اسرائیل پر ڈالتا رہا ہے۔ لہٰذا اسرائیل نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے امریکہ میں ہولناک اور ناقابل تصور دہشت گردی کروا کر ایک طرف تو یہ کوشش کی ہے کہ امریکہ فوری طور پر مشتعل ہو کر افغانستان کے خلاف کوئی بڑا اقدام اٹھالے جس کی لپیٹ میں ان کی خواہش ہے کہ پاکستان اور اس کی ایٹمی صلاحیت بھی آ جائے اور دوسری طرف ایک سابق اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی اس دھمکی پر کہ "میں واشنگٹن میں آگ لگا دوں گا" بالفعل عمل کر کے دکھایا ہے تاکہ امریکہ کو بھی یہ ہوش آ جائے کہ ہمارے عزائم کے مقابلے میں آڑے آؤ گے تو تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔ درحقیقت یہودیوں نے ایک تیر سے کئی شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب ہوگا کیا؟ یہ تو اللہ ہی کے علم میں ہے۔ ان کی خواہش تو یہ تھی کہ ایک طرف افغانستان اور پاکستان ان دونوں کا قلع قمع ہو جائے اور کم سے کم پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہو جائے جس کا انہیں سب سے زیادہ خوف ہے۔ پاکستان کی قوت کو نقصان پہنچانا اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو مفلوج کرنا ان کے مقاصد میں شامل ہے اور اس میں ظاہر بات ہے کہ بھارت ان کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے۔ بھارت کی خواہش ہے کہ امریکہ اسامہ اور اس کے عرب ساتھیوں کے ساتھ ساتھ کشمیر کے اندر مجاہد تحریکوں کو بھی ایک ہی لپیٹ میں لے لے۔ اب تو واجپائی کا بیان بھی آ گیا کہ ہمارے پاس دو ہی راستے ہیں۔ یا تو ہم خاموش بیٹھے اپنی تباہی کو دیکھتے رہیں یا یہ کہ ہم آزاد کشمیر پر حملہ کر دیں۔ تو یہ ہے اصل میں سازش۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان اس وقت نازک ترین دور میں سے گزر رہا ہے۔ مشرف صاحب نے یہ جو فیصلہ کیا ہے ہمیں اس سے شدید اختلاف ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنی سمجھ کے مطابق یہ سب پاکستان کے تحفظ کے لئے کر رہے ہیں۔ اگر چہ ان تدابیر سے پاکستان کا تحفظ ہونا نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایک دشمن کو ختم کرنے کے بعد ان اسلام دشمن قوتوں کی توپوں کا رخ لامحالہ ہماری طرف ہی ہونا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک شدید اندیشہ یہ بھی ہے کہ پاکستان میں خانہ جنگی شروع ہو جائے۔ امریکہ بھی تسلیم کر رہا ہے کہ پاکستان کے Destabilise ہو جانے کا خطرہ موجود ہے' اس لئے ہم پاکستان سے کم سے کم مدد لیں گے۔ وہ نہیں چاہتے کہ مشرف کی حکومت ختم ہو۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے اگر واقعتاً حملہ ہوا اور بڑے پیمانے پر ہلاکتیں ہوئیں تو جو طوفان پاکستان میں اٹھے گا اس سے ہو سکتا ہے کہ پاکستان Destabilise ہی نہ ہو بلکہ ختم ہو جائے۔ اس لئے کہ اس صورت میں وہ کہیں گے پاکستان Destabilise ہو گیا اب یہاں UNO کی فوجیں داخل کر دو۔ بھارت کو اس سے بڑا اور موقع کیا ملے گا۔ وہ پولیس ایکشن کر سکتا ہے۔ یہ تو بظاہر وہ نقشے ہیں جو نظر آ رہے ہیں۔ ہوگا کیا' وہ اللہ جانے۔ لیکن ہمیں واقعتاً یہ سمجھنا چاہئے کہ افغانستان تو یوں ہی بیچ میں آ گیا۔ اصل میں یہ صلیبیوں کا حملہ ہے۔ یہ مڈل ایسٹ میں الملحمۃ العظمیٰ (الملحمۃ الکبریٰ) کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ اور اب بہت جلد مڈل ایسٹ میں بھٹی دہکنے والی ہے۔ ان حالات میں پاکستانی مسلمانوں کے کرنے کے کام یہ ہیں کہ:

اولاً: ہر شخص انفرادی سطح پر اللہ کی جناب میں توبہ کرے اور اپنی معاش اور معاشرت کا جائزہ لے کہ ان میں کوئی خلاف شریعت عنصر تو شامل نہیں؟ اگر ہو تو اسے فی الفور ختم کر دے..... ثانیاً: وطن عزیز پاکستان اور بالخصوص اللہ کی خصوصی عنایت کی مظہر ایٹمی صلاحیت کو اسلام اور پوری امت مسلمہ کی امانت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کے لئے تن' من' دھن قربان کرنے کا عزم کیا جائے' اور..... رابعاً اپنے افغان بھائیوں کی دامے' درمے' سخنے جو امداد بھی ممکن ہو اس سے دریغ نہ کریں! (ہم یہ بات پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ اگر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو مسلمانانِ پاکستان پر جہاد فرض ہو جائے گا)

ساتھ ہی حکومت کو بھی چاہئے کہ صرف فوری اور وقتی مصلحتوں اور خاص مادی مفادات سے بلند تر سطح پر اور محض "حال" ہی میں مقید ہونے کی بجائے "ماضی" اور "مستقبل" کو بھی سامنے رکھتے ہوئے وسیع تر تناظر میں غور وفکر سے کام لے۔ چنانچہ یہ بھی پیش نظر رکھے کہ قیام پاکستان کے عظیم تر مقاصد کیا تھے اور اس کا بھی ادراک و شعور حاصل کرے کہ مشیت ایزدی میں مستقبل کے آخری معرکۂ خیر وشر میں پاکستان کے لئے کون سا عظیم کردار مقدر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہ کرے کہ طالبان افغانستان کے بعد عالم کفر کا اگلا لازمی ٹارگٹ جہاد کشمیر اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ہے..... لہٰذا ہمارے لئے لازم ہے کہ ابھی سے ایمان و اسلام اور خودداری اور عزت نفس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مردانہ وار ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں اور افغانستان کے خلاف کسی کارروائی میں ہرگز امریکہ کے مدد و معاون نہ بنیں!

اور "آخر مگر کمترین نہیں" کے مصداق قنوت نازلہ کی صورت میں اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ..... باری تعالیٰ! اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دے' ان کی جمعیت و اتحاد کو پارہ پارہ کر دے' ان کے قدموں میں کمزوری اور لغزش پیدا کر دے..... اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرما جو تیری قائم ودائم سنت میں ظالموں کے لئے مقدر ہے! آمین..... یارب العالمین!!

(مرتب: فرقان دانش افغانی)

بقیہ: گوشۂ خلافت

حرام خوری ان کو راس آ چکی ہے۔ سودی معیشت کو انہوں نے اس قدر فریب کے جامہ میں پیش کیا ہے کہ اس کی نقصان رسانی لوگوں کے ذہنوں سے اوجھل ہو گئی ہے۔

اگر اس وقت کے حالات پر غور کیا جائے تو یہ بات صاف طور پر نظر آ رہی ہے کہ مسلم ممالک اسرائیل دشمنی کے باوجود امریکہ کی طرف جھکنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عالمی جنگ کچھ زیادہ دور نہیں جس کو حدیث میں الملحمۃ العظمیٰ کہا گیا ہے۔ بظاہر حالات' میدان جنگ مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک ہی بنیں گے۔ جنگوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں یہودیت کا قلع قمع ہو جائے گا۔ تمام عیسائی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور یوں دین حق کا پوری دنیا میں بول بالا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہ دور کتنی مدت پر محیط ہوگا۔ بہرحال اس دور کے خاتمے پر پھر لوگ صراط مستقیم سے ہٹنا شروع ہو جائیں گے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام دنیا ظلم وستم اور جور و تعدی سے بھر جائے گی۔ خیر مٹ جائے گا اور شر کا غلبہ ہو جائے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب کائنات کی بقا کا جواز ختم ہو جائے گا کیونکہ اس وقت دنیا بھر میں اللہ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔ سیارے اور ستارے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے۔ یہ عالم تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اسی کا نام قیامت ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قرآن و حدیث کی واضح صراحت کے مطابق قیامت کی گھڑی کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

(جاری ہے)

سب سے پہلے اسلام!

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

موجود دنیا کی سپریم پاور امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا ہے۔ عجیب و غریب مقابلہ ہے۔ ایک طرف عسکری لحاظ سے طاقتور ترین اور معاشی و مادی لحاظ سے مالا مال ملک ہے اور دوسری طرف فاقہ مست جدید اسلحہ سے محروم افغانستان ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دنیا کے طاقتور ترین ملک نے دنیا کے کمزور ترین ملک پر حملہ کر دیا ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ امریکہ نے اس کمزور اور غریب ملک کے خلاف عالمی سطح پر فوجی و سیاسی نوعیت کا اتحاد بنا لیا ہے۔ اس اتحاد سازی کے لئے اس نے دھونس دھاندلی سے بھی کام لیا اور یہ کہہ کر غنڈہ گردی کا مظاہرہ بھی

سانحہ کے چند گھنٹے بعد ہی مغربی میڈیا نے
اسامہ اور طالبان کو مجرم قرار دے دیا

کیا ہے کہ جو ہمارے ساتھ نہیں وہ ہمارا دشمن ہے' کسی کو تیسرا راستہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔ جہاں ضروری سمجھا مالی مدد کا لالچ بھی دیا۔ لہٰذا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ تقریباً تمام دنیا افغانستان جیسے غریب ترین اور کمزور ترین ملک کے خلاف متحد ہو کر حملہ آور ہوئی ہے' اس فرق کے ساتھ کہ کوئی فوجی سطح پر تعاون کر رہا ہے تو کوئی سیاسی اور سفارتی سطح پر اور کوئی مالی اعانت کر رہا ہے۔

واشنگٹن اور نیویارک کے سانحہ کو ایک ماہ گزر چکا ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر کا میڈیا یہ تاثر دے رہا ہے کہ طالبان نے مسئلہ کے حل کے بارے میں بڑی rigidity اور ضد کا مظاہرہ کیا ہے۔ آیئے جائزہ لیں کہ معاملے کو سلجھانے کے لئے اور جنگ سے بچنے کے لئے کس نے کیا کیا۔ اس سانحہ کے چند گھنٹے بعد امریکہ اور یورپ کے میڈیا نے افغانستان اور اسامہ کو مجرم ڈکلیئر کر دیا اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ امریکہ کا رویہ یہ تھا کہ صدر بش نے کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ کے حل کے لئے چار شرائط پیش کیں اور انتہائی تحکمانہ انداز میں کہا کہ ان شرائط میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی قسم کے مذاکرات ہوں گے۔ ہماری شرائط من و عن تسلیم کرنا ہوں گی۔ شرائط یہ تھیں:

۱) اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کیا جائے۔
۲) القاعدہ کا تمام نیٹ ورک اور متعلقہ تمام افراد کو امریکہ کے حوالہ کیا جائے۔
۳) تمام ٹریننگ کیمپ ختم کر دیئے جائیں۔
۴) امریکہ کی انسپکشن ٹیموں کو اجازت دینا ہوگی کہ وہ جائزہ لیں کہ تمام ٹریننگ کیمپ ختم ہو چکے ہیں یا نہیں۔

اور پاکستانی حکومت کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ طالبان سے ان اہانت آمیز شرائط کو تسلیم کروائے۔ پاکستان کی باوردی

ابوالحسن

حکومت جس کی ٹانگیں ۱۱ ستمبر سے بری طرح کانپ رہی ہیں' وہ یہ شرائط لے کر بھاگ بھاگ کر ملا عمر کی حکومت کے پاس جاتی رہی اور اصرار یہ رہا کہ امریکہ بہت بڑی طاقت ہے' وہ افغانستان کو تباہ و برباد کر سکتا ہے لہٰذا شرائط بلا چون و چرا تسلیم کر لی جائیں۔ ستم کی بات یہ ہے کہ طالبان نے یہ کہہ کر کہ ہم اسامہ بن لادن کو رضاکارانہ طور پر افغانستان چھوڑنے کا کہتے ہیں' اپنے رویئے میں لچک کا اشارہ دیا لیکن وہائٹ ہاؤس نے فوری طور پر ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اسامہ کے خلاف کوئی ثبوت طالبان کو فراہم نہیں کئے گئے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ کو یہ کہنا ضروری ہی نہیں سمجھا گیا کہ وہ بھی اپنی شرائط میں کوئی تبدیلی کرے اور لچک دکھائے لیکن طالبان پر یہ الزام لگا دیا گیا کہ وہ سخت مزاج' انتہا پسند' ضدی اور غیر لچکدار رویہ رکھنے والے ہیں۔ دوسری طرف صدر بش چیخ چیخ

غیر لچکدار رویہ طالبان نے نہیں'
امریکہ نے روا رکھا ہے

کر کہتے رہیں "نو ڈائیلاگ' نو ڈائیلاگ" پھر بھی متوازن مزاج ہیں۔

کسی ملزم پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اہم ترین بات یہ ہوتی ہے کہ جائزہ لیا جائے کہ اس کے خلاف شواہد کتنے مضبوط ہیں۔ امریکہ اسامہ بن لادن کے خلاف جو ثبوت پیش کر رہا ہے ان کے بارے میں دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ' وزیر خارجہ اور خود صدر مشرف فرماتے ہیں کہ اب امریکہ نے ہمیں جو دستاویزات فراہم کی ہیں ان سے اسامہ بن لادن جرم میں ملوث نظر آتے ہیں جبکہ وہائٹ ہاؤس کے ترجمان رچرڈ باؤچر کہتے ہیں کہ ابھی ہمیں دستاویزی طور پر ایسے شواہد نہیں ملے کہ اسامہ کے خلاف عدالت میں جرم ثابت کیا جا سکے۔ نیویارک ٹائمز جیسا اخبار لکھتا ہے کہ اسامہ کے خلاف ثبوت کی جس طرح

اسامہ کے خلاف ثبوت کی تائید میں پاکستان کی
باوردی حکومت برطانیہ سے بھی بازی لے گئی

تائید پاکستان نے کی ہے ایسی تائید تو برطانیہ جیسے اتحادی نے بھی نہیں کی جو امریکہ کے ساتھ مل کر افغانستان پر حملہ کرنے میں شریک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طاقت صرف اطاعت اور فرماں برداری کا مطالبہ کر رہی تھی' وہ کوئی دلیل یا منطق سننے کو تیار نہیں تھی لہٰذا حملہ کر دیا گیا۔

اس جنگ کے کئی فیز یا مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ توقع کے مطابق افغانستان پر امریکہ اور اس کے اتحادی برطانیہ کی بمباری ہے۔ فضا سے بھی ٹارگٹ پر بم گرائے گئے ہیں اور سمندر سے کروز میزائل بھی داغ دیئے گئے ہیں۔ جنگ کا یہ مرحلہ مکمل طور پر یک طرفہ ہے۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کچھ طیارے مار گرائے ہیں جو بڑی حیران کن بات ہے۔ افغانستان میں معیاری ایئر بیس نہیں ہیں۔ گنتی کے چند طیارے ہیں جو جنگ کے اس مرحلہ میں بالکل بے بس ہیں۔ راڈر اس حالت میں ہے کہ وہ بمشکل لوکل سطح پر کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ امریکہ پر جوابی حملہ تو بہت دور کی بات ہے' علاقے میں امریکہ کے زیر استعمال کسی ایئر بیس کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لہٰذا جنگ کے اس مرحلہ میں اس کی حیثیت محض تماشائی کی ہے۔ جب اتحادی کروز میزائل اور طیاروں سے ہونے والی تباہی

سے مطمئن ہو جائیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ اب طالبان میں مزاحمت کی قوت ختم ہو گئی ہے تو امریکہ کے پاس دو آپشن ہوں گے۔ ایک یہ کہ ازبکستان کے راستے اپنی زمینی فوجیں افغانستان میں داخل کر دے اور کابل' قندھار' ہرات اور مزار شریف پر قبضہ کر لے اور شمالی اتحاد یا کسی ایجنٹ کے ذریعے اسامہ کی پناہ گاہ تک پہنچ جائے جس سے اس کے دونوں مقاصد پورے ہو جائیں گے یعنی طالبان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور مطلوب اسامہ بھی ہاتھ لگ جائے گا۔ دوسرا آپشن یہ ہے کہ وہ شمالی اتحاد کی بھرپور مدد کرے اور چاہے کچھ وقت لگ جائے لیکن خود زمینی جنگ میں ملوث نہ ہو۔ امریکہ اپنی زمینی افواج کو افغانستان میں کبھی داخل نہیں کرے گا کیونکہ اس دوسرے مرحلے میں جاندار مقابلہ ہو گا اور جانی نقصان دوطرفہ ہو گا اور چند امریکیوں کے تابوت اگر واشنگٹن پہنچ گئے تو امریکہ میں کہرام مچ جائے گا۔ لہٰذا امریکہ دوسرا آپشن اختیار کرے گا یعنی شمالی اتحاد کی افواج کی پشت پناہی کر کے اسے برسراقتدار لایا جائے۔ ظاہر ہے وہ بخوشی اسامہ کو امریکہ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ اس سے بھی امریکہ کے دونوں مقاصد پورے ہو جائیں گے یعنی طالبان کی اسلامی ریاست کا خاتمہ اور اسامہ کی گرفتاری۔ لیکن یہ آسان نہیں' اس میں بہت وقت لگے گا اور جنگ کا طوالت اختیار کر جانا امریکہ کو وارے نہیں کھاتا۔ پھر یہ کہ شمالی اتحاد کے ہاتھوں طالبان کو کبھی مکمل شکست نہیں ہو سکتی۔ شمالی اتحاد امریکہ کے اسلحہ کے زور پر بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کر بھی لے تب بھی نتیجہ یہ نکلے گا کہ طالبان پہاڑوں پر چلے جائیں گے اور گوریلا وار شروع کر دیں گے جس سے شمالی اتحاد کا حکومت برقرار رکھنا انتہائی دشوار ہو گا۔

راقم یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ افغانستان پر مستقبل کی حکومت کے حوالہ سے امریکہ اور اس کی اتحادی حکومت پاکستان کیا منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ افغانستان میں اس وقت ۶۰ فیصد پختون ہیں اور ۷ افیصد ازبک اور تاجک ہیں' کچھ ہزاروی ہیں اور باقی چھوٹی چھوٹی قومیتیں ہیں۔ اس وقت اندرون افغانستان طالبان سے برسرپیکار ازبک اور تاجک ہیں جن کی پشت پناہی امریکہ کر رہا ہے لیکن اس کی اتحادی حکومت پاکستان ان کی شدید مخالفت کر رہی ہے اور اس نے ظاہر شاہ کو سپورٹ کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ شمالی اتحاد جنگ جیت کر اقتدار پلیٹ میں رکھ کر ظاہر شاہ کو پیش کر دے گا۔ پھر یہ کہ ظاہر شاہ درانی ہے' اس کی اتحاد والوں سے کبھی بن نہیں سکے گی۔ لہٰذا امریکہ کی بدنیتی تو واضح ہے۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ طالبان کی اسلامی ریاست ختم ہو جائے اور نئی حکومت اسے اسامہ پیش کر دے۔ بعد ازاں اسے افغانستان میں خانہ جنگی یا انتشار سے کیا تعلق' پاکستان اس انتشار کے منفی نتائج بھگتتا رہے گا۔ لہٰذا اصل مسئلہ پاکستان کے لئے ہے کہ یہ تبدیلیاں اس کے لئے وبال جان نہ بن جائیں۔

حکومت پاکستان نے عوام کو آج کل ایک نیا نعرہ دیا ہے اور حکومتی زعماء اس بات پر بہت مطمئن ہیں کہ میڈیا نے دن رات کی کوششوں سے اس نعرہ کو بہت پاپولر بنا دیا ہے۔ یہ نعرہ ہے "سب سے پہلے پاکستان"۔ کسی بھی انسان کا اپنی جنم بھومی سے محبت کرنا ایک فطری امر ہے اور طبیعت کا ایک جائز تقاضا ہے لیکن ہمیں یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور اسلام کے سوا پاکستان کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حضور ﷺ کا اسوۂ مبارک یہ ہے کہ جب اہل مکہ کی اکثریت نے آپؐ کے پیغام کو رد کر دیا اور مکہ کی زمین آپؐ پر تنگ کر دی تو آپؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی اور اللہ کے حکم کے مطابق خود بھی مکہ سے مدینہ ہجرت فرما گئے۔ آپؐ کو بھی مکہ سے اتنی محبت تھی کہ ہجرت کرتے وقت آپؐ مڑ مڑ کر مکہ کی طرف دیکھتے تھے' جو ان کا عزیز وطن تھا۔ لیکن یہ محبت دین کی محبت کے راستے میں حائل نہیں ہوئی۔ لہٰذا ہجرت فی سبیل اللہ بہت بڑی عبادت قرار پائی۔ اپنے ملک' اپنے وطن اور اپنی جنم بھومی سے محبت کرنا فطری ہے لہٰذا خلاف اسلام نہیں لیکن مسلمان کو دین سے چمٹنے کا حکم ہے' زمین سے نہیں۔ مسلمان کے خمیر میں آفاقیت ہے' علاقائیت نہیں اور امت مسلمہ کو ہادی برحقؐ نے ایک جسم قرار دیا ہے لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ جسم کا ایک حصہ سخت تکلیف میں ہو اور دوسرا حصہ اس سے متاثر نہ ہو۔ اس لئے ہمارا نعرہ ہونا چاہئے: "پاکستان میری جان --- لیکن سب سے پہلے اسلام"۔

مستقبل میں افغانستان میں داخلی انتشار

پاکستان کے لئے سخت نقصان دہ ہو گا

انجمن خدام القرآن سندھ کی شائع کردہ نئی کتاب

چہرے کا پردہ

حال و مستقبل کے اسلامی معاشرے کی رہنمائی کیلئے

مفکرین و علماء اور مشائخ کی گرانقدر تحریروں کا مجموعہ

مرتبہ: انجینئر نوید احمد

عمدہ طباعت' مضبوط جلد' صفحات: 152' قیمت -/72 روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون: 5869501-03

کہاں ہو میرے دیس کے حکمرانو!

جانباز مرزا

کہاں ہو میرے دیس کے حکمرانو! — خزاں چھا رہی ہے ارے باغبانو!
فرنگی کی چالیں تو ہم جانتے ہیں — کہ ابلیس کی شکل پہچانتے ہیں
نہ چینی ہمارا نہ رُوسی ہمارا — ہمیں چاہئے ایک رب کا سہارا
اماں چاہتے ہو تو انساں بنو تم — سہاروں کو چھوڑو مسلماں بنو تم
وگرنہ در و بام بگڑے ہوئے ہیں — قسم ہے بغاوت پہ اُترے ہوئے ہیں
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے — نہ تم ہی بچو گے نہ ساتھی تمہارے

☆ ☆ ☆ ☆

تم اگر آتشِ نمرود کو بھڑکاؤ گے — ہم براہیم کے جذبات کو بھڑکائیں گے
اب بھی بدلا نہ اگر تم نہ یہ انداز کہن — لوگ پھر کاتب تقدیر نئے لائیں گے
ہم کو جانباز یہاں جینے کا ڈھنگ آتا ہے — مر گئے پھر بھی شہادت کا مزہ پائیں گے

(ارسال کردہ: محمد بن عبدالرشید رحمانی' لاہور)

غلبہ دین حق کی مرحلہ وار جدوجہد (5)

محمد یونس جنجوعہ

نزول مسیح اور عالمی غلبہ اسلام

اس بات پر تو قرآن مجید میں سورۃ النساء کی آیت ۱۵۷ شاہد ہے کہ حضرت مسیحؑ کو نہ قتل کیا گیا ہے اور نہ سولی پر چڑھایا گیا ہے' بلکہ انہیں آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا ہے۔ اس ضمن میں صحیح احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں جن میں حضرت مسیحؑ کے آسمان سے نزول کا ذکر ہے۔ پھر تفصیلی واقعات ہیں جن کے بعد ان پر کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کا فیصلہ ہوگا اور وہ وفات پا کر آنحضور ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

صحیح مسلم' جامع ترمذی' سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں نزول مسیحؑ کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے کہ "دجال جب مسلمانوں کو پامال کرتا ہوا دمشق کا محاصرہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں' سفید مینار کے پاس' زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی' اور وہ حد نظر تک جائے گی' وہ کافر زندہ نہ بچے گا۔ پھر ابن مریمؑ دجال کا پیچھا کریں گے اور لد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کردیں گے"۔ ایک اور حدیث میں دجال کے ظہور کے سلسلہ میں آتا ہے کہ "پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ دجال کو افیق کی گھاٹی کے قریب ہلاک کردے گا"۔ ان احادیث میں دجال کے قتل کا مقام لد اور افیق کی گھاٹی کا قرب بیان کیا گیا ہے تو جان لیجئے کہ لد (لڈا) فلسطین میں اسرائیل کے دارالسلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہ اسرائیل کا سب سے بڑا ہوائی اڈا ہے۔ افیق آج کل فیق کے نام سے موسوم ہے۔ یہ شام اور اسرائیل کی سرحد کے قریب شام کا آخری شہر ہے جس سے آگے اسرائیل کی سرحد شروع ہوجاتی ہے اور لد کے ہوائی اڈے کی طرف جاتی ہے۔

اس مضمون کی کچھ دوسری روایات کے مطابق نزول فرمانے والے بنفس نفیس عیسیٰ بن مریم ہی ہوں گے البتہ وہ دوبارہ اس دنیا میں بحیثیت نبی نہیں آئیں گے بلکہ اس وقت ان کی حیثیت خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ایک امتی کی ہوگی۔ ان کے نزول کا وقت نماز فجر سے ذرا پہلے ہوگا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ آپؑ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں مگر آپؑ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ تمہارے امام ہی کو آگے بڑھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مہدیؒ نماز پڑھائیں گے اور حضرت مسیحؑ ان ہی کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ یہ واقعہ اس بات کا مشیر ہے کہ آپؑ کی حیثیت آنحضرت ﷺ کے ایک امتی کی ہوگی اور امت مسلمہ کا نظم آپؑ کے نزول سے برقرار رہے گا۔

حضرت مسیحؑ کے نزول کا اصل مشن دجال کا قتل اور یہود کو ان کے اعمال بد کی سزا کے منطقی انجام تک پہنچانا ہے۔ یہاں یہ بات ایک علمی نکتے کی حیثیت سے یاد رکھنے کی ہے کہ رسولوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت یہ رہی ہے کہ اگر کسی رسول کی امت نے بحیثیت مجموعی اس رسول پر ایمان لانے سے انکار کیا تو وہ عذاب استیصال کا شکار ضرور ہوئی۔ قرآن مجید میں اس بات کی صراحت ہے کہ حضرت مسیحؑ بنی اسرائیل کی طرف رسول مبعوث کئے گئے تھے' جیسا کہ سورۂ آل عمران کی آیت ۴۹ میں ذکر ہے: ﴿وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾۔ تاریخ شاہد ہے کہ بنی اسرائیل نے نہ صرف آپؑ کی تکذیب کی بلکہ آپؑ کو سولی پر چڑھانے کی کوشش کی مگر خدائی فیصلے ﴿لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ﴾ یعنی "میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے" کے مطابق ان کا منصوبہ ناکام رہا اور حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ بنی اسرائیل کو تکذیب رسولؑ کی سزا عذاب استیصال کے طور پر ملنا تھی جو آج تک نہیں ملی۔ لہٰذا ان کی ہلاکت کا مرحلہ ابھی آنا باقی ہے۔ اسی سنت اللہ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور ان کے ہاتھوں ہی اسرائیل کو نیست و نابود کردیا جائے گا یعنی وہ عذاب استیصال سے دوچار ہوں گے۔ اس وقت عیسائیت کا بھی خاتمہ ہوجائے گا کیونکہ تمام عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے۔ اسی کا اشارہ قرآن حکیم میں سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ میں ملتا ہے: "اور اہل کتاب کا ہر فرد آپؑ کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا"۔ پس یہ وہ موقع ہوگا جب تمام روئے ارضی پر دین حق کی حکمرانی ہوگی اور آپ ﷺ کا مقصد بعثت پورا ہوجائے گا۔ بالفاظ قرآن: ﴿لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ "تاکہ آپ (ﷺ) غالب کردیں اس (دین حق یعنی اسلام) کو تمام دینوں پر"۔ بخاری' مسلم' ترمذی اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں فیکسر الصلیب یعنی حضرت عیسیٰؑ نازل ہوکر صلیب کو توڑ دیں گے' کے الفاظ بھی یہی بتارہے ہیں کہ آپؑ کے ہاتھوں عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حضرت مسیحؑ اپنے نزول کے بعد خود اعلان فرمائیں گے کہ میں اللہ کا بیٹا نہیں ہوں بلکہ اس کا بندہ ہوں' نہ ہی مجھے سولی پر چڑھایا گیا تھا بلکہ میرے رب نے مجھے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ اس طرح تمام دین و مذہب مٹ جائیں گے اور سب لوگ ملت اسلام میں شامل ہوکر ایک امت واحدہ بن جائیں گے۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ چالیس سال تک ایک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے زمین پر رہیں گے۔ ان کی شادی ہوگی' صاحب اولاد ہوں گے اور طبعی موت سے دوچار ہوں گے۔

موجودہ صورت حال

احادیث نبویہ میں قرب قیامت کے متعلق جو علامات اور پیشین گوئیاں بیان ہوئی ہیں' وہ ظاہر ہونا شروع ہوچکی ہیں۔ یہودی جو دنیا کے مختلف ممالک میں منتشر تھے وہ اسرائیل کے نام سے فلسطین میں ایک آزاد اور خود مختار ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں' اور اب اپنی افرادی قوت کو یہاں مجتمع کررہے ہیں۔ یہودی ایک خاص ذہنیت کے مالک ہیں۔ سرمایہ اکٹھا کرنا اور سازشیں تیار کرنا ان کا امتیازی وصف ہے۔ ان کی تمام قوت' صلاحیت اور مہارت اکٹھی ہوکر عالم اسلام کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں شام' اردن' لبنان اور مصر کے بہت سے علاقوں پر اسرائیل نے قبضہ کرلیا اور ابھی تک وہ علاقے واپس نہیں کئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بیت المقدس پر بھی قابض ہوچکا ہے اور مسلسل اس قبلہ اول کی بے حرمتی کا ارتکاب کررہا ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت یہودیوں کی معزولی کا سبب بنی اس لئے اول روز ہی سے وہ حسد کا شکار ہیں اور امت محمدیہ کے خلاف ان کے جذبات آج بھی شدید بلکہ شدید تر ہیں۔ عریانی' فحاشی اور جنسی بے راہ روی جو دنیا میں پھیل رہی ہے' اس میں زیادہ حصہ یہودی دانشوروں اور سرمایہ داروں کا ہے۔ امریکی ذرائع ابلاغ اور فلمی صنعت پر زیادہ تر ان ہی کا تسلط ہے۔ حکومتی معاملات میں بھی ان کا خاصا اثر ہے۔ بہت سے کلیدی عہدے ان کے پاس ہیں۔ ان کا معاشی نظام سراسر سود کی بنیاد پر ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگان پر حالیہ حملوں کے

اصل مجرم کون؟ ــــ چند حقائق

ایک دفعہ سٹالن نے کہا تھا ''اگر تم ایک آدمی کو قتل کرو تو المیہ ہے' لاکھوں کو قتل کرو تو اعداد و شمار''۔ بڑے آدمیوں کے لئے لاکھوں انسانوں کو قتل کرانا بڑی بات نہیں' اگر اس سے ان کا مسئلہ حل ہونے کا امکان ہو۔ منشیات کے تاجر' جسم فروشی کے سوداگر اور ملٹی نیشنل کارپوریشنیں بے خوف و خطر یہ کام کرتی ہیں۔ قوموں' ریاستوں' سیاستدانوں اور حکومتوں کی تو بات ہی اور ہے۔ اقتدار' شہرت اور غلبہ کی خاطر سب کچھ ہوتا ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگان پر حالیہ حملوں کے بعد ہر شخص یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ ان حملوں سے زیادہ فائدہ کسے حاصل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔ جرائم کی تفتیش میں ہمیشہ اس بات کو اہمیت دی جاتی ہے کہ کسی واقعہ سے کسے فائدہ ہوا ہے۔ امکانی طور پر مستفید ہونے والوں کی تعداد خاصی بڑی ہے۔ ہو سکتا ہے بعض عرب اور دیگر مسلمانوں کو جو امریکہ کی طرف سے کی جانے والی زیادتیوں کا بدلہ چکانے کے لئے بے قرار ہوں' برین واشنگ کر کے حملہ میں استعمال کیا گیا ہو۔ اس طرح دنیا کی نظریں اصل مجرموں کی بجائے صرف انہی افراد تک محدود رہیں گی جو بظاہر اس واقعہ میں ملوث ہوں تاہم حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک کوئی بھی شخص وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام ہر حال میں مسلمانوں کا ہے۔

اگرچہ یہ بحث بظاہر فضول نظر آتی ہے تاہم اگر دماغ پر زور دیا جائے تو صورت حال کچھ یوں نظر آتی ہے:

انشورنس کمپنیاں: یہ کیسے اس میں ملوث ہو سکتی ہیں جبکہ نتیجتاً انہیں ۴۰ ارب ڈالر کا نقصان ہے۔ مگر وہ اسے نقصان نہیں' سرمایہ کاری کہیں گی۔ دہشت گردی کا خطرہ بڑھنے سے پریمیم کی شرح دگنی کر دی جائے گی جس سے چند سال کے اندر خسارہ پورا ہو جائے گا۔ اس کے بعد منافع ہی منافع ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹی کمپنیوں کے حصص گرنے سے بڑے بڑے مگرمچھ انہیں ہڑپ کر لیں گے۔

املاک اور تعمیرات کا کاروبار: ۴۳۰۰ سے زائد اداروں کو دفاتر کے لئے نئی جگہوں کی تلاش ہے جس سے املاک اور تعمیراتی کمپنیوں کے کاروبار میں اضافہ ہوا ہے۔

دھات اور خام مال: آپ کو معلوم ہے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دو لاکھ ٹن لوہا' سوا چار لاکھ ٹن کنکریٹ' چھ لاکھ مربع فٹ شیشہ استعمال کیا گیا تھا۔ اسی حساب سے باقی سامان ہے' جو اب نئے سرے سے درکار ہو گا اور اس کاروبار میں ترقی ہو گی۔

بڑے سرمایہ کار: چونکہ سرمایہ کاری کے لئے مال کا ہونا ضروری نہیں' لہٰذا بڑے بڑے سرمایہ کاروں نے حادثہ کے بعد نرخوں میں کمی کے پیش نظر بڑے بڑے حصص پہلے ہی فروخت کر دیئے ہوں گے اور اب کم نرخوں پر وہی حصص واپس خرید لیں گے۔ اس کے برعکس سونا' چاندی وغیرہ جن کے نرخ عموماً اس طرح کے حادثات کے بعد بڑھ جاتے ہیں پیشگی خرید لئے ہوں گے۔

اسرائیل: اسرائیل کے حوالہ سے کئی باتیں ذہن میں آتی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جن چیزوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ساری کی ساری اسرائیل کے ملوث ہونے کی جانب اشارہ کرتی ہیں کیونکہ امریکہ میں بڑے بڑے سرمایہ دار سب یہودی ہیں اور انہیں منفی حربے استعمال کرنے کی عادت اور مہارت بھی ہے۔

☆ چونکہ یہودیوں کا فلسطین کے مسئلے پر براہ راست عربوں سے واسطہ ہے اس لئے اس واقعہ کے بعد عربوں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت اور یہودیوں کی بابت ہمدردی کے جذبات ابھرے ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کو الگ تھلگ کر کے یہودیوں کو حکومت میں مکمل اجارہ داری حاصل ہو گئی ہے۔ عیسائی اور مسلمان ایک دوسرے کو ختم کرنے کے درپے ہوں گے اور یہودیوں کو فلسطین میں من مانی کرنے کا موقع ملے گا۔

اور آخر میں چند غور طلب سوالات:

☆ سی این این نے ۱۱ ستمبر کے حادثہ پر فلسطینیوں کو خوشی مناتے ہوئے دکھایا جو کہ دراصل ۱۹۹۱ء میں کویت پر حملہ کے وقت لی گئی تصویریں تھیں۔

☆ حملہ کے وقت چار ہزار سے زائد اسرائیلی ملازم ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے غیر حاضر تھے۔ آج تک نہ تو اسرائیل اور نہ ہی امریکی حکومت نے اس کی وجہ بتانے کی ضرورت محسوس کی ہے حالانکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

☆ حملہ سے صرف چند روز قبل اسرائیلی وزیر اعظم اریل شیرون نے اپنا نیویارک کا سفر ملتوی کر دیا تھا جہاں انہیں اسرائیل کی بعض معاون تنظیموں کی طرف سے منعقد کی جانے والی ایک تقریب میں شرکت کرنا تھی۔ سفر کے اس التوا کی کوئی معقول وجہ منظر عام پر نہیں آئی۔

روس: امریکہ اس وقت ہر معاملہ میں روس سے آگے ہے۔ امریکہ کو اس بے معنی جنگ میں الجھا کر روس دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ نیز اس کے لئے سرد جنگ کے دو دشمنوں' امریکہ اور افغانستان سے اپنی شکست کا بدلہ چکانے کا یہ بہترین موقع ہے۔

جاپان: ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکہ کے جوہری حملے کے نتیجے میں دو لاکھ اسی ہزار جاپانی ہلاک اور کئی لاکھ ہمیشہ کے لئے معذور ہو گئے تھے لہٰذا جاپان کو اس حملہ کی خوشی نہیں تو غم بھی نہیں اور نہ ہی انہیں اس حملہ کے لئے موردِ الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے کیونکہ انہیں ایک امن پسند قوم ہونے کی شہرت حاصل ہے۔

بھارت: امریکہ کا سارا زور پاکستان کی طرف ہونے سے بھارت کی گردن پر گرفت کمزور ہو گئی اور پاکستان کے کمزور پڑنے سے علاقہ میں اس کی اہمیت بڑھے گی۔

یورپین یونین: یورپین یونین کو متبادل قوت بننے کے لئے کمزور امریکہ چاہئے اور ساتھ ہی مسلمانوں سے گلوخلاصی بھی۔

چین: امریکہ کو ایک دفعہ اپنی پڑ جائے تو چین ایک ہی ہلے میں تائیوان پر قبضہ کر کے اپنی حیثیت مستحکم بنائے گا۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے مالکان: کوئی عجب نہیں کہ سنٹر کے مالکان ہی نے یہ کام کیا ہو۔ وجہ؟ وہ اس ۷۰ سالہ پرانے ٹاور سے بڑا ٹاور تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ سنٹر کی پوری قیمت انشورنس سے مل جائے گی۔ ٹیکس میں رعایت علاوہ ہو گی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اتنی جانوں کی قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی' ویسے ہی اسے گرایا جا سکتا تھا۔ جواب یہ ہے کہ اتنی بڑی عمارت کو گرانے پر جو لاگت آتی ہے اس کا آپ کو اندازہ نہیں۔ مزید برآں اس صورت میں نہ انشورنس ملتی' نہ ٹیکس میں رعایت بلکہ ساتھ والی عمارت کو اس دوران اگر نقصان ہوتا تو اس کا معاوضہ دینا پڑتا۔ شاید حکومت گرانے کی اجازت ہی نہ دیتی۔

امریکی حکومت: امریکی معیشت حادثہ سے قبل جس زوال سے دوچار تھی وہ شاید تاریخ کا بدترین معاشی بحران ثابت ہوتا۔ امریکی تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے حالات میں امریکی حکومت معاشی بحالی کے لئے اکثر جنگ کا سہارا لیتی ہے۔ جنگی ساز و سامان پر حکومت جو روپیہ خرچ کرتی ہے اس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ عوام کے اندر یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔ لوگ حکومت کا ساتھ دینے کی خاطر بانڈز اور سٹاک وغیرہ میں پیسہ لگاتے ہیں۔ نتیجتاً معیشت بحران سے نکل آتی ہے۔ ممکن ہے آپ کہیں کہ کوئی حکومت اتنی سنگدل نہیں ہو سکتی کہ اپنے عوام کی جانوں کا سودا کرے مگر آپ کو سٹالن کا وہ جملہ نہیں بھولنا چاہئے۔

☆ امریکہ اپنی طاقت کی دھاک بٹھانے اور یہ یقین دلانے کے لئے کہ وہ اب بھی "عظیم" ہے' دس سال میں ایک جنگ چھیڑ لیتا ہے چنانچہ اس کا اب وقت تھا۔

☆ ۲۰۰۰ء میں دنیا میں فوجی اخراجات ۷۹۸ بلین ڈالر تک پہنچ گئے تھے۔ امریکی اخراجات اس کا ۳۷ فیصد تھے۔ اس عرصہ میں جنگی ساز و سامان کی فروخت کا ۴۳ فیصد امریکی ہتھیار تھے۔ یہ شرح برطانوی ہتھیاروں کی فروخت سے' جو دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے' چار گنا اور چین کے مقابلہ میں ۵۴ گنا تھی۔ اسی نسبت سے دنیا میں ہتھیاروں کی فروخت کے نتیجہ میں امریکہ کی معیشت کو فروغ ملے گا۔

☆ حملہ کے نتیجہ میں امریکہ کو دنیا میں من مانی کرنے کا ایسا موقعہ ملا ہے جس میں چاروناچار ہر ملک اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہے۔

☆ پاکستان کا جوہری پروگرام اسرائیل اور اس کی وجہ سے امریکہ کو ناپسند ہے۔ لہٰذا پاکستان میں اپنا اڈہ قائم کر کے امریکہ اسے غیر موثر بنا سکتا ہے اور ساتھ ہی چین' بھارت اور سابق روسی ریاستوں کو جہاں تیل اور گیس کے بے پناہ ذخائر ہیں' نظر میں رکھ سکتا ہے۔

☆ پاکستان اور افغانستان پر براہ راست کنٹرول کے ذریعہ امریکہ پوری اسلامی دنیا کو کنٹرول کر سکے گا جو اس کا اولین مقصد ہے۔

میرا مقصد کسی کو مورد الزام ٹھہرانا نہیں بلکہ بعض حقائق کو سامنے لانا ہے تاہم اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ کسی مسلمان ملک یا گروہ کو اس حملہ سے قطعاً کوئی مفاد حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ الٹا انہیں ردعمل کے طور پر تشدد اور بدسلوکی کا سامنا ہے' یہ الگ بات ہے کہ مسلسل ظلم اور ناانصافی سے تنگ آئے ہوئے کسی مسلمان نوجوان کو اس میں قربانی کا بکرا بنایا گیا ہو' اگرچہ یہ بھی ابھی محض ایک مفروضہ ہے۔ (بشکریہ: ڈان میگزین' ۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء)

بقیہ: مکتوب شکاگو

کو شدید خوف' ڈپریشن اور بے اعتمادی میں مبتلا کر ڈالا ہے اور بظاہر یوں نظر آتا ہے کہ امریکی حکومت خوف کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے میں کامیاب نہیں ہو پائے گی۔ غرض کہ امریکہ شیشے کے جس محل میں رہ رہا تھا' اب اس کے دروازے قفل سے آزاد ہو چکے ہیں اور جرم' خون' خوف اور سفاکی کے بیجوں سے امریکہ نے ساری دنیا میں جو فصل بوئی تھی اب اس کے کاٹنے کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتے ہیں:

"ایک بستی تھی جو ہر خطرے سے مامون و محفوظ تھی۔ ہر طرف سے اس پر وافر رزق آتا تھا۔ پھر اس نے اللہ کے انعامات کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف میں مبتلا کر دیا۔"

آج بھوک کی طرف قدم بڑھاتا خوفزدہ امریکہ اپنی معیشت کی ارتھی پر خود ہی اپنا جنازہ دھوم دھام سے نکالنے کی تیاری کر رہا ہے!

زبانِ خلق

نعیم اختر عدنان

اسے کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری!

دنیائے اسلام کا واحد ملک اسلامی امارت افغانستان ہے جہاں ہر سطح پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت نافذ العمل ہے۔ طالبان حکومت کے سربراہ ملا محمد عمر مجاہد اور ان کے معاونین کا کردار اور طرز زندگی اسلام کے سنہری دور کو پھر سے واپس لا رہا تھا کہ امریکہ کی شکل میں فرعون وقت کو یہ بات گوارا نہ ہوئی لہٰذا اس نے تباہ حال افغانستان کو ناگاساکی اور ہیروشیما بنانے کے لئے وحشیانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ اس کارروائی کا نام "دہشت گردی کے خلاف جنگ" رکھا گیا ہے..... صدر بش ہوں کہ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر' صدر پاکستان پرویز مشرف ہوں کہ ابن الوقت سیاست دان اور بے ضمیر دانشور سب ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ امریکہ کی فوجی کارروائی افغانستان اور افغان عوام کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ دہشت گردوں کے خلاف ہے۔ قارئین! ہم دشمنوں سے کیا گلہ کریں' ہمیں تو دوستوں ہی سے شکایت ہے۔ یہ نادان دوست پاکستان کی غیر نمائندہ فوجی حکومت ہے جو طالبان کی اسلامی حکومت کے خلاف "برادرانِ یوسف" کا کردار ادا کر رہی ہے۔ امریکہ بہادر اور ان کے حلیف ایک جانب ایک آزاد' خود مختار' اسلامی ملک کو برباد کر رہے ہیں تو دوسری طرف افغان عوام سے اظہار ہمدردی اور ان کی تعمیر نو کی بھی ڈگڈگی بجا رہے ہیں۔ اسی قسم کی منافقانہ پالیسی کے بارے میں حکیم الامت علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

ندائے خلافت کے قارئین کے لئے سورۃ البقرہ کی آیات (۸۵'۸۴) برائے مطالعہ پیش خدمت ہیں۔ ان آیات کے اندر پرویز مشرف کی "نام نہاد پالیسی" کی بہت عمدہ نقشہ کشی آپ کو ملے گی۔ ترجمہ: "اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے اقرار لیا کہ اپنوں کا خون نہ بہاؤ گے اور اپنوں کو ان کی سرزمین سے نہ نکالو گے۔ پھر تم نے ان باتوں کا اقرار کیا اور تم اس کے گواہ ہو۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو۔ پہلے اُن کے خلاف حق تلفی اور زیادتی کر کے اُن کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو' پھر اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑاتے ہو حالانکہ سرے سے ان کا نکالنا ہی تمہارے لئے حرام تھا۔ کیا تم کتاب الٰہی کے ایک حصے پر ایمان رکھتے ہو اور اس کے دوسرے حصے کا انکار کرتے ہو؟ جو لوگ تم میں ایسا کام کرتے ہیں ان کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے علاوہ کچھ نہیں اور آخرت میں یہ شدید ترین عذاب کا شکار ہوں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے جو تم کر رہے ہو"۔ مولانا امین احسن اصلاحی ان آیات کی تفسیر میں "تدبر القرآن" کی جلد اول (صفحات ۲۲۱-۲۲۲) میں لکھتے ہیں: "تم اپنے بھائیوں کے خلاف اُن کے دشمنوں سے ساز باز کرتے ہو اور پھر اُن کے مددگار بن کر اپنے بھائیوں کو ان کی بستیوں سے جلاوطن کراتے ہو۔ اس طرح اُن کو ذلیل و خوار کرا لینے کے بعد جب وہ دشمن کے ہاتھوں قیدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم اپنی ملت پروری اور قوم دوستی کا مظاہرہ کرنے کے لئے ان کو فدیہ دے کر چھڑاتے بھی ہو کہ تورات کا حکم ہے' حالانکہ تورات میں جس طرح فدیہ دے کر چھڑانے کا حکم ہے' اسی طرح یہ ممانعت بھی موجود ہے کہ اپنے بھائیوں کو اُن کی بستیوں سے نہ نکالنا......"۔

قارئین! افغانستان پر حملہ آور امریکہ اور اس کے "حواری" پرویز مشرف کا کردار بھی قوم بنی اسرائیل کا حقیقی چربہ ہے۔ انسانی حقوق کے علمبردار اور دہشت گردی کے مخالف ایک طرف تباہ حال افغانستان میں آگ و خون کے دریا بہا رہے ہیں تو دوسری جانب افغان باشندوں اور مہاجرین کے لئے "ضروریاتِ زندگی" کی فراہمی کا نیک کام بھی پوری مستعدی سے انجام دے رہے ہیں تاکہ انسانیت کو دن کی روشنی میں پوری ڈھٹائی سے گمراہ کرنے کی کوشش کامیاب ہو سکے۔ مولانا اصلاحی آگے چل کر زیر بحث آیات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے یہود کے اس منافقانہ طرز عمل کے حوالے سے لکھتے ہیں: "......ایک طرف اللہ کے دین کی مخالفت اور دوسری طرف دین داری کا مظاہرہ ......یہ صریح منافقت ہے.....اس طرح کا من مانا ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوگا۔ جو لوگ شریعت الٰہی کے معاملے میں یہ رویہ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں بھی رسوا کرتا ہے اور ایسے لوگ آخرت میں بھی سخت عذاب کے مستحق ہوں گے"۔

قارئین! امریکہ اور عالمی برادری کا منافقانہ کردار اور پاکستان کی مشرف حکومت کی موجودہ پالیسی کا جائزہ ہم نے قرآنی آیات کی روشنی میں ایک مفسر قرآن کے الفاظ میں آپ کے سامنے اس امید کے ساتھ پیش کیا ہے کہ یہ "فاعتبروا" کا ذریعہ بن سکے!

امریکہ کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے!

خاندانِ بُش مہم جوئی کی طرف کچھ زیادہ ہی مائل ہے۔ بُش سینئر نے خلیج کی جنگ کا سہرا اپنے سر باندھا تھا اور اب ابنِ بُش نے جنگِ افغانستان کا تاج اپنے سر پہ سجا لیا ہے۔ افغانستان جیسی دشوار گزار اور پُرخار سرزمین پر امریکی فوجیں اترنے کے باعث اس وقت دنیائے عالم کی توجہ کا مرکز افغانستان ہے' جبکہ دہشت گرد افغانستان کے پہاڑوں کی بجائے خود امریکہ کی اپنی صفوں میں گھسے بیٹھے ہیں۔ امریکہ ایک ناقابلِ تسخیر قوم پر حملے کی جرأت کر

آج کے مسلم نوجوان کو جہاد کا بھولا ہوا سبق پھر سے یاد آ گیا ہے!

بیٹھا ہے۔ افغان موت پر مسکرانے والی قوم ہے۔ یہ قوم اپنے اس نئے "مہمان" کے ساتھ بھی وہی اصولِ میزبانی بروئے کار لائے گی جو وہ برطانیہ اور سوویت یونین کے ساتھ اختیار کر چکی ہے۔

امریکہ میں جس نجس جانور کو انتہائی شوق سے کھایا جاتا ہے' امریکیوں کی آنکھ میں اس کا بال بھی پایا جاتا ہے۔ اسی کی بدولت عربی یا فارسی بولنے والے ہر باریش شخص کو دہشت گرد سمجھنے والوں کے قریب سے تھری پیس سوٹ میں ملبوس دہشت گرد گزر جاتے ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔ امریکہ تمام عالمِ اسلام کو تیوری پر بل ڈال کر قہر کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس حقیقت سے مسلسل چشم پوشی کر رہا ہے کہ اغوا شدہ جہازوں کے پائلٹ افغانستان کے تربیت یافتہ نہیں تھے بلکہ امریکی انسٹرکٹرز نے ان کو ہوا بازی سکھائی تھی۔ افغانستان پر نزلہ گرانے کی بجائے اس وقت امریکی انٹیلی جنس کے ان بڑے بڑے شگافوں کو پاٹنے کی ضرورت تھی جن سے گزر کر حملہ آور دہشت گرد امریکی سطوت کے نشانوں سے جا ٹکرائے۔ اس وقت اسلام کے ساتھ اپنی دیرینہ دشمنی کی حسرت نکالنے کو افغانستان کی آڑ میں امریکہ نے دراصل اسلام کو نشانہ بنایا ہے' جو کہ مسلم دنیا کے لئے قطعی ناقابلِ قبول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ایسے مسلم گھرانوں میں جہاں بیٹوں کے قد اپنی ماؤں سے اونچے ہو گئے ہیں وہاں جہاد کی گردان جاری ہے۔ مسلمانوں کو یاد آ گیا ہے کہ ہم وہ قوم ہیں جن کے اسلاف نے سمندروں میں گھوڑے ڈال دیئے تھے اور جو کہا کرتے تھے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

جس طرح مسلم معاشرت میں اس وقت جہاد کی اذانیں گونج اٹھی ہیں اسی طرح ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگان کے ملبے سے جنم لینے والے خوف کے وائرس نے امریکی عوام پر حملہ کر دیا ہے۔ اس خوفناک وائرس کی بدولت آج کی اس سپر پاور کی فضا میں اگر کوئی ہوائی جہاز غیر معمولی رفتار کے ساتھ گزر جائے تو "محفوظ ترین" ملک کے شہری خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کی کئی ریاستوں میں امریکی شہری عرب اور ایشیائی باشندوں میں مشتبہ ہائی جیکرز کی

رعنا ہاشم خان

مشابہت تلاش کر رہے ہیں۔ حجاب یا شرعی پردے میں ملبوس خواتین کو دیکھ کر امریکی خواتین وحضرات کترا کر گزر جاتے ہیں۔ امریکی عوام کے ذہنوں پر اسامہ بن لادن اور طالبان بھوت بن کر چمٹ گئے ہیں۔ امریکہ نے طیش میں آ کر اپنی عیش پسند قوم کو ۱۱ ستمبر کے دل ہلا دینے والے مناظر بار بار دکھا کر ان کے ذہنوں میں یہ ڈر بٹھا دیا ہے کہ کہیں پھر کوئی سانحہ نہ پیش آ جائے۔ مین ہیٹن کے وہ ٹیکسی ڈرائیور جو روزانہ دو سو ڈالر کما لیتے تھے' اب ۵۰ ڈالر بھی بمشکل بنا پا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اب شہر میں وہ چہل پہل نہیں رہی۔ وہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر نہیں رہا جہاں دنیا بھر کے سیاح آیا کرتے تھے۔ امریکی عوام ایک عجب تذبذب کا شکار ہیں کہ آنے والی گھڑی کیا بتاتی ہے۔ امریکی پالیسی سازوں نے دنیا بھر کے انسانوں کا جینا حرام کر دیا ہے۔ جسے دیکھیں' تیسری عالمگیر جنگ کی باتیں کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس وقت امریکی سلامتی کو درپیش خطرات' ڈالر کی بے قدری' ایئر لائنز پر امریکی عوام کی بے اعتمادی اور امریکی بحران کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عالمی کساد بازاری جو

قدرت نے امریکہ کو اس کے اعمال کی بنا پر خوف کے عذاب میں مبتلا کر دیا ہے

آئندہ چھ ماہ میں ایشیا' افریقہ اور جنوبی امریکہ کے افراد کو غریبی کی سطح سے نیچے لے جائے گی' امریکی عوام کو یہ سوچنے پر مجبور کر چکی ہے کہ ممکن ہے یہ جنگ امریکہ میں بھی داخل ہو جائے گی۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی طرح امریکی معیشت بھی زمین بوس ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ قدرت نے امریکہ کے کرتوتوں کی بناء پر اُسے بھوک اور خوف کے عذاب میں مبتلا کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ بھوک اور خوف وہ تحفے ہیں جو امریکہ کئی سالوں سے دوسرے ملکوں کو بانٹ رہا ہے' اب قدرت کی جانب سے خود بھی قبول کرے۔ واقعات کی برق رفتاری اور افغانستان پر امریکی حملے نے امریکی عوام پر واضح کر دیا ہے کہ اس جنگ میں انہیں بہت کچھ قربان کرنا پڑے گا۔ امریکہ جیسا ملک جہاں کے بےفکر عوام ہر سال پانچ ارب ڈالر کی شراب پی جاتے ہیں' وہاں افغانستان پر امریکی حملے کے نتیجے میں خوف دوچند ہو گیا ہے۔ آج جب یہ سطریں لکھی جا رہی ہیں اور

امریکہ کو افغانستان پر نزلہ گرانے کی بجائے اپنی انٹیلی جنس کو بہتر بنانا چاہئے

افغانستان پر امریکی حملہ شروع ہوئے ۲۴ گھنٹے گزر چکے ہیں' آسمانِ شکاگو کو نے دو ایف ۱۶ طیاروں کی چنگھاڑ سنی ہے۔ اس کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ لاس اینجلس سے شکاگو آنے والے مسافر بردار طیارے کے کاک پٹ میں کسی ذہنی طور پر معذور نوجوان نے داخل ہونے کی کوشش کی تھی' لہٰذا ایف ۱۶ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ان طیاروں کے صوتی دھماکہ (Sonic Boom) نے اہلِ شکاگو کے دل دہلا دیئے۔ لگتا ہے کہ نہ صرف ہوائی جہاز کا سفر بلکہ سروں پر سے گزرنے والا ہوائی ٹریفک بھی امریکہ کی آزمائش بن جائے گا۔ بوسٹن کے شہریوں کو یہ خوف لاحق ہو گیا ہے کہ چونکہ ہائی جیکرز کے مبینہ سرغنہ محمد عطاء نے اس شہر میں زیادہ عرصہ گزارا تھا اور اس کے سامان سے کیمیائی مواد برآمد ہوا ہے لہٰذا اب ضرور اس کا کوئی ساتھی یہاں چھپا ہوا ہوگا اور وہ کسی زہریلے کیمیائی مادے کو شہر بھر کو سپلائی کئے جانے والے پانی میں ملا کر اسے زہر آلود کر دے گا۔ اس لئے آج کل دن میں کئی کئی مرتبہ شہر کا پانی ٹیسٹ کیا جا رہا ہے۔

میں ۱۶ سال سے امریکہ میں مقیم ہوں اور میں نے آج تک امریکیوں کو اس قدر خوف زدہ نہیں دیکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ بمباریاں کر کر کے ہزاروں میل دور لاشوں کے ڈھیر لگاتا رہا اور امریکی عوام خوشیوں کے ہنڈولوں میں اپنی حکومت کی سفاکیوں کو جان بوجھ کر نظر انداز کئے جھولتے رہے۔ آج جب امریکہ نے اپنے گھر میں موت کا مزا چکھا ہے تو اس کی تلخی نے امریکہ کی اکثریت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

''وقتِ دعا ہے''

یہودیوں نے عیسائی دنیا کو آلۂ کار بنا کر مسلمانوں کے خلاف ایک عظیم جنگ کی بھٹی کو دہکا دیا ہے۔ ہمارے دشمن جس طرح کے اسلحے اور ساز و سامان سے لیس ہیں' ہم اس کا عشر عشیر بھی نہیں رکھتے۔ ﴿وَمَا النَّصْرُ اِلاَّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ﴾ ''مدد ہے ہی نہیں سوائے اللہ کی طرف سے'' کے مصداق ہمارے لئے واحد سہارا صرف اور صرف اللہ کی مدد ہے اور ہم اسی کے محتاج ہیں۔ تاریخ میں بارہا ﴿کَمْ مِنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ ''کتنی ہی بار چھوٹی جماعتیں' بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہیں اللہ کے حکم سے'' کی شان ظاہر ہوئی ہے اور اللہ کی مدد کے سہارے قلیل اور بے سرو سامان اہل حق نے باطل کی کئی گنا بڑی طاقتوں کو شکست دی ہے۔ البتہ ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ ''بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں'' کی روشنی میں اللہ ان کی مدد فرماتا ہے جو اللہ کی اطاعت کرتے ہیں' اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں اور اس کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اللہ کے حضور توبہ کرنی ہوگی ـــــ سچی توبہ۔ فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرنا ہوگا اور گناہوں و نافرمانیوں سے اجتناب کرنا ہوگا۔ خاص طور پر اپنی معاشرت کو بے پردگی' بے حیائی' ڈراموں' فلموں' ناچ گانوں سے پاک کرنا ہوگا اور اپنے رزق کو حرام کی ہر شکل سے پاک کر کے رزق حلال پر قناعت کرنا ہوگی۔ اجتماعی توبہ کے لئے کسی ایسی اجتماعیت میں شامل ہونا ہوگا جو دین اسلام کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہو۔ اس سچی توبہ کے ساتھ ساتھ ہمیں قنوت نازلہ کے پڑھنے کو اپنے معمولات میں شامل کر لینا چاہئے۔ قنوت نازلہ کا متن اور ترجمہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ' وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ' وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ' وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ' وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ' فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ' اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ' وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ' تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ' نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ' وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ'

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ' وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ' وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ 'وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ 'وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ 'اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ' وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ' وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآءَ کَ' اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ' وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ' وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

''یا اللہ! ہدایت دے ہمیں ان میں (شامل فرما کر) جن کو آپ نے ہدایت دی اور عافیت دے ہمیں ان میں (شامل فرما کر) جن کو آپ نے عافیت دی اور کارساز بن جا ہمارا ان میں جن کی آپ نے کارسازی فرمائی اور برکت دے ہمارے لئے اس میں جو آپ نے ہمیں دے رکھا ہے اور بچا ہمیں اس شر سے جس کا آپ نے فیصلہ کر رکھا ہے' بے شک آپ ہی فیصلہ کرتے ہیں اور آپ کے خلاف فیصلے نہیں کئے جا سکتے۔ بے شک وہ رسوا نہیں ہوتا جس سے آپ محبت کریں اور وہ عزت نہیں پا سکتا جس سے آپ دشمنی رکھیں۔ اے ہمارے رب! آپ بڑی برکت اور بلندی والے ہیں۔ ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور درود ہو نبی ﷺ پر اور ان کی آل پر۔ آمین

اے اللہ بخشش فرما ہماری اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کے درمیان اصلاح فرما دے اور ان کی مدد فرما اپنے اور ان کے دشمن پر۔ اے اللہ! لعنت فرما کافروں پر جو آپ کے راستے سے روکتے ہیں اور آپ کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور آپ کے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے درمیان اختلاف فرما دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس کو تو مجرم قوم سے نہیں پھیرتا۔ آمین!

(مرسلہ: انجینئر نوید احمد' کراچی)

تنظیم اسلامی کراچی (شرقی ۳)
کا دعوتی پروگرام

پروگرام کا آغاز سہ پہر چار بجے "دینی فرائض کے جامع تصور" پر مذاکرے سے ہوا جسے تنظیم اسلامی کراچی (شرقی ۳) کے امیر جناب عامر خان نے منظم کیا۔ اس حوالے سے نوٹس حلقہ کی جانب سے تیار کئے گئے تھے جو رفقاء کو تقسیم کئے گئے۔ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کے تقاضے کی تکمیل کے لئے ایمان حقیقی کا حصول اور اس کے ذرائع 'صحبت صالحین کے ساتھ قرآن مجید کو سمجھ کر عمل کی نیت سے تلاوت' عبادات کی ادائیگی کی اہمیت' ہمہ وقت اور ہمہ جہت بندگی کے تقاضے کو سمجھنے کے لئے "عبادت" کی اصطلاح کا فہم' دعوت الی اللہ کی فرضیت' اقامت دین کی جدوجہد اور اس کے لئے ایسی اجتماعیت کی ضرورت جس کی اساس بیعت سمع وطاعت پر ہو اور جس کا طریقہ کار اسوۂ نبی انقلاب ﷺ پر ہو جیسے موضوعات مذاکرے کے دوران زیر بحث آئے۔ اس درمیان چائے کے لئے مختصر وقفہ ہوا جس میں رفقاء کا آپس میں تعارف ہوا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد گشت کے دوران ہینڈ بلز کی تقسیم کے ذریعے بعد نماز مغرب ہونے والے درس قرآن کی دعوت دی گئی۔ تنظیم اسلامی حلقہ سندھ (زیریں) کے ناظم جناب انجینئر نوید احمد نے سورۃ البقرہ کے تیسرے رکوع کی آخری دو آیات اور مکمل چوتھے رکوع پر درس دیتے ہوئے کہا کہ ان آیات میں انسانوں کے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ دو بار موت اور دو بار زندگی کے تذکرہ سے انسان کہاں سے آیا اور اس کی آخری منزل کیا ہے' اس کا جواب دیا گیا۔ اگلی آیت میں دنیا کی غائت تخلیق بیان کی گئی کہ ساری کائنات انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔ انسان کی حیثیت خلافت کے منصب پر تقرری سے ظاہر ہوتی ہے۔ فرشتوں پر انسان کی فوقیت کی وجہ اس علم الاشیاء (جدید علوم) کو قرار دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت کیا ہے اور اخروی کامیابی کے لئے علم وحی (علوم دین) کو قرار دیا گیا۔ انہوں نے شرکاء کو بتایا کہ یسین آباد میں قرآن اکیڈمی کے قیام سے جدید تعلیم یافتہ لوگوں میں علوم قرآنی کی اشاعت کا مقصد پورا ہو گا تاکہ ہمیں دین و دنیا دونوں میں سرخروئی حاصل ہو۔ اس دعا پر رپورٹ کا اختتام کر رہا ہوں کہ: "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر سے نواز اور ہمیں نار جہنم سے بچالے۔" آمین! (رپورٹ: محمد سمیع)

اُسرہ قرآن کالج' لاہور کا ماہانہ اجلاس

اُسرہ قرآن کالج کا ماہانہ اجلاس ۷ ستمبر کو کامن روم میں منعقد ہوا۔ باقاعدہ آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے ہوا جس کے بعد نائب نقیب جناب حافظ علاؤ الدین نے جماعت کے طریق کار' ہدف اور نصب العین پر روشنی ڈالتے ہوئے تنظیم اسلامی کا تعارف کرایا۔ انسان کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے انسان کو خود دین پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے بعد وہ دوسروں کو بھی اس کی تعلیمات اور فوائد سے روشناس کرائے اور پھر کوشش کرے کہ پوری دنیا میں دین اسلام کو غالب کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ تنظیم اسلامی گاہے بہ گاہے دعوتی اور تربیتی پروگرام منعقد کرتی رہتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے سورۃ العصر پر درس دیتے ہوئے کہا کہ اس سورہ کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص میں ایمان نہیں ہے' اس کے عمل میں راست بازی اور اصلاح نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ وہ صبر اور انصاف کی خوبیوں سے بھی محروم ہوتا ہے اور یوں خسارے میں رہتا ہے۔

حلال و حرام اور خواتین کے پردے پر خصوصی لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان سے سبق حاصل کرنا چاہئے جس کے مطابق اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہوتا جس میں امانت داری نہ ہو اور اس شخص کا کوئی دین نہیں ہوتا جس میں عہد کی پاسداری نہیں۔ خواتین کے پردے پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فیشن کی بڑھتی ہوئی لعنت اور ٹی وی' کیبل نے ماحول کو خراب کر دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے گھر کی خواتین کو ستر و حجاب کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اور انہیں اس کا پابند کریں۔ اس کے بعد جناب مسعود محمد اقبال نے ایک حدیث مبارکہ بیان فرمائی۔ آخر میں جناب حافظ علاؤ الدین نے دعا کرائی۔ (رپورٹ: کرم داد خان بلوچ)

تنظیم اسلامی لاہور (جنوبی)
کا ماہانہ دعوت فورم

اس ماہ دعوت فورم کا موضوع "کیا ہم واقعتاً ایک آزاد قوم ہیں؟" تھا۔ اس موضوع پر جناب سید قاسم محمود (مدیر شاہکار میگزین) نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم حقیقتاً آزاد نہیں بلکہ ایک غلام قوم ہیں کیونکہ ہماری روٹی کا ایک ایک لقمہ ادھار کا ہے۔ پاکستانی قوم بحیثیت مجموعی شکست و ریخت کا شکار ہو چکی ہے۔ انہوں نے ۱۹۴۷ء سے اب تک ملکی تاریخ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور کہا کہ ۱۹۶۲ء میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے فوجی آمریت کے ذریعے آئین کو پامال کیا تھا اور آج پھر ایک فوجی حکومت آئین کو معطل کر کے ملک کو ایک نئے سیاسی تجربے سے گزار رہی ہے۔

تنظیم اسلامی کے نائب امیر جناب حافظ عاکف سعید نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ ایک بڑا اہم سوال ہے کہ انسان مجبور محض ہے یا آزاد۔ بعض معاملات میں جو اس کے اختیار میں نہیں ہیں' انسان مجبور محض ہے مثلاً یہ کہ وہ کس خاندان' ملک اور ماحول میں پیدا ہوا۔ البتہ اسے اپنے ارادے اور عمل کے حوالے سے مکمل آزادی عطا کی گئی ہے کہ چاہے وہ صراط مستقیم پر چلے یا پھر برائی کا راستہ اختیار کرے۔ یہ معاملہ انسان کی انفرادی آزادی سے تعلق رکھتا ہے۔ قوموں کی آزادی کے ضمن میں ہم نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر الگ وطن حاصل کیا۔ ہماری قومیت کی بنیاد صرف اور صرف اسلام ہے۔ جب تک ہم خود اسلام پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور ملک میں نظام خلافت قائم نہیں کرتے' اس وقت تک ہمارے حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمیں اب تک جتنے رہنما ملے ہیں' وہ عملی طور پر خود مغربی افکار کے پیروکار رہے ہیں۔ آج حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اقتصادی طور پر پاکستان آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے شکنجے میں جکڑا جا چکا ہے اور اب ان کے حکم پر مغربی کلچر کے راستے کھولے جا رہے ہیں۔ ہم اپنے ملک میں پارلیمانی نظام بھی آزما چکے ہیں۔ ہمارے پاس آخری راستہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل فرماں برداری اختیار کریں' صرف اسی صورت میں ہم اس کی نصرت و حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔ (رپورٹ: اعجاز خان)

تنظیم اسلامی فرانس کی ماہ اگست کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی فرانس کے زیر اہتمام گرد مسجد پیرس میں دعوتی و تربیتی نوعیت کے کئی پروگرام ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے: پہلا پروگرام ۳ اگست کو شام ساڑھے آٹھ بجے گرد مسجد پیرس میں ہوا۔ پہلے بذریعہ ویڈیو کیسٹ علم تجوید کی کلاس ہوئی۔ پھر ساتھیوں نے منتخب نصاب میں سے اپنا اپنا سبق سنایا۔ کل ۷ رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ دوران پروگرام نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی۔ دوسرا پروگرام ۵ اگست کو شام پانچ بجے منعقد ہوا جس میں بذریعہ ویڈیو کیسٹ منتخب نصاب میں سے سورۃ الحجرات کا پہلا درس ہوا۔ پروگرام کے بعد تنظیم اسلامی فرانس کے امیر جناب محمد اشرف سجاد نے آج کے درس پر ساتھیوں سے گفتگو کی۔ تیسرا پروگرام ۱۰ اگست کو شام ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ بذریعہ ویڈیو کیسٹ علم تجوید کی کلاس ہوئی۔ بعد میں ساتھیوں نے منتخب نصاب میں سے اپنا اپنا سبق سنایا۔ ساتھیوں کی تعداد ۷ تھی۔ چوتھا پروگرام پاکستان کے یوم آزادی کے حوالے سے ۱۲ اگست کو "استحکام پاکستان کانفرنس" کا انعقاد تھا۔ (اس کانفرنس کی روداد شمارہ ۳۲ میں شائع ہو چکی ہے)

پانچواں پروگرام ۱۷ اگست کو منعقد ہوا۔ حسب معمول پہلے بذریعہ ویڈیو کیسٹ علم تجوید کی کلاس ہوئی' جس میں تلفظ کی ادائیگی اور مخارج کی مشق کی گئی۔ بعد میں ساتھیوں نے منتخب نصاب میں سے اپنا اپنا سبق سنایا۔ ساتھیوں کی کل تعداد ۷ تھی۔ چھٹا پروگرام ۱۹ اگست کو شروع ہوا۔ جس میں بذریعہ ویڈیو کیسٹ منتخب نصاب میں سے سورۃ الحجرات کا دوسرا درس ہوا۔ بعد میں حلقہ کے امیر جناب محمد اشرف نے آج کے درس کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں ایسے سیاسی اور اجتماعی احکامات بیان کئے ہیں جن سے ایک صحیح اسلامی معاشرے کی بنیاد پڑتی ہے۔ ساتھیوں کی تعداد ۷ تھی۔ ساتواں پروگرام ۲۴ اگست کو شام ساڑھے آٹھ بجے ہوا۔

بذریعہ ویڈیو کیسٹ علم تجوید کی کلاس ہوئی ساتھیوں سے الفاظ کے مخارج سنے گئے اور ان کی مشق کی گئی۔ پھر ساتھیوں نے منتخب نصاب سے اپنا اپنا سبق سنایا۔ ساتھیوں کی تعداد ۷ تھی۔ آٹھواں پروگرام ۲۶ اگست کو بعد نماز ظہر شروع ہوا۔ اس کا آغاز جناب محمد صادق کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جناب عاکف غنی نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ جناب طارق اسلم نے جو کہ سٹیج سیکریٹری بھی تھے' تنظیم اسلامی کا مختصر تعارف پیش کیا۔ تنظیم اسلامی یورپ کے امیر جناب ڈاکٹر عبدالسمیع نے ''ہم ایک رب کو کیوں مانیں؟'' کے موضوع پر جامع اور مدلل خطاب کیا۔ آخر میں صدر مجلس اور تنظیم اسلامی فرانس کے امیر جناب محمد اشرف نے حدیث نبویؐ کی روشنی میں ایک جماعت کا مقصد بیان کیا اور حاضرین کی شرکت کا شکریہ ادا کیا۔ شرکاء کی تعداد تقریباً ۴۵ رہی۔ ماہ اگست کا آخری پروگرام ۳۱ اگست کو ساڑھے آٹھ بجے ہوا۔ پہلے بذریعہ ویڈیو کیسٹ علم تجوید کی کلاس ہوئی۔ پھر ساتھیوں سے منتخب نصاب میں سے سبق سنا گیا۔ رفقاء و احباب کی تعداد ۱۱ تھی۔ (رپورٹ: محمد فاروق علی)

میانوالی میں سات روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم برائے دعوت و تربیت جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر ۱۵ ستمبر کو حلقہ پنجاب (غربی) کے امیر جناب محمد رشید عمر کے ہمراہ میانوالی تشریف لائے۔ ۱۶ ستمبر کو صبح ۸ بجے مسجد بیت المکرم میں ایک روزہ تفہیم دین پروگرام طے تھے۔ اس میں سب سے پہلے جناب بشیر احمد نے ''دین و مذہب کا فرق'' اور ''فرائض دینی کا جامع تصور'' پر بورڈ کی مدد سے گفتگو کی۔ اُس کے بعد لاہور سے آئے ہوئے رفیق جناب پروفیسر حافظ محمد اشرف نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر خطاب کیا۔ پھر جناب نور خان نے ''نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ آخر میں جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے ''التزام جماعت اور لزوم بیعت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس پروگرام میں تقریباً ۷۰ افراد نے شرکت کی۔ مغرب کے بعد ناظم دعوت و تربیت نے دینی فرائض پر خطاب کیا جس میں سامعین کی تعداد تقریباً ۶۰ تھی۔ ایک دوسری مسجد میں مغرب کے بعد ہی جناب ملک احسان نے گفتگو کی۔ سامعین کی تعداد ۱۰ تھی۔ پھر مسجد حکیم عبدالرحیم میں ۱۲ آدمیوں کے سامنے دین کی دعوت رکھی۔ عشاء کے بعد کمیٹی والی مسجد میں ناظم دعوت و تربیت نے درس حدیث دیا۔

۱۷ ستمبر کو کمیٹی والی مسجد میں فجر کے بعد جناب حافظ محمد اشرف نے درسِ قرآن دیا' جس میں تقریباً ۲۰ آدمی شریک ہوئے۔ ساڑھے دس بجے ایلیمنٹری مڈل سکول بٹیاں میں سات اساتذہ کے سامنے فرائض دینی اور موجودہ حالات پر جناب حافظ محمد اشرف نے بیان کیا۔ ظہر کے بعد نہر والی مسجد میں جناب نور خان نے ۱۵ آدمیوں کو ''عبادتِ رب'' کے موضوع پر خطاب کیا جبکہ ملک احسان نے اسی موضوع پر کچہری والی مسجد میں دس آدمیوں کے سامنے گفتگو کی۔ ملک زاہد نے عصر کے بعد ۱۵ سامعین کے سامنے بیان کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد ناظم دعوت و تربیت نے کمیٹی والی مسجد میں ۱۵ حاضرین سے خطاب کیا۔

۱۸ ستمبر کو فجر کے بعد جناب حافظ محمد اشرف نے درس قرآن دیا۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج میں جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے ''عبادت رب'' کے موضوع پر ۱۵۰ طلبا اور ۱۵ اساتذہ سے خطاب کیا۔ ۱۱ بجے چشمہ کندیاں کے لئے روانگی ہوئی۔ ۱۲ بجے کندیاں ہائر سیکنڈری سکول میں جناب حافظ محمد اشرف نے ۲۰ اساتذہ سے فرائض دینی اور افغانستان کی موجودہ صورتِ حال پر گفتگو کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ظہر کے بعد ملک زاہد نے چشمہ بیراج کی مسجد میں بیان کیا۔ بعد نماز عصر مسجد گلزار مصطفیٰ میں ۱۰ افراد کے سامنے دین کی دعوت رکھی گئی۔ ملک احسان نے مکی مسجد میں عصر کے بعد ۴۰ افراد کو' مغرب کے بعد ۱۰ جبکہ عشاء کے بعد ۴۵ افراد کو خطاب کیا۔ جناب ملک زاہد نے مسجد حنفیہ میں مغرب کے بعد ۱۰ افراد سے گفتگو کی۔ واپڈا کالونی کی مسجد میں مغرب کے بعد جناب پروفیسر حافظ محمد اشرف نے فرائض دینی اور موجودہ حالات کے موضوع پر بیان کیا۔ حاضرین کی تعداد ۶۰ تھی۔ بعد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عشاء کے بعد میانوالی واپسی ہوئی۔

۱۹ تاریخ کو فجر کے بعد کمیٹی والی مسجد میں جناب ملک زاہد نے درسِ قرآن دیا۔ ناظم دعوت و تربیت نے ٹیکنیکل ٹریننگ کالج میں ''شہادت علی الناس'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں ۲۰ آدمیوں کے سامنے بیان کیا۔ ۱۱ بجے جناب حافظ محمد اشرف نے ایم سی ہائی سکول میانوالی کے سٹاف سے گفتگو کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مسجد کچہری میں جناب ملک احسان نے ظہر کے بعد بیان کیا۔ عصر کے بعد جامع اکبریہ میں ناظم دعوت و تربیت نے خطاب کیا۔ جناب حافظ محمد اشرف نے واپڈا گرڈ سٹیشن کی مسجد میں بیان کیا جبکہ جناب نور خان نے موتی مسجد میں سورۃ العصر کے حوالے سے نجات کے لئے چار شرائط بیان کیں۔ مغرب کے بعد جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے کمیٹی ہال میں ''عبادت رب'' کے موضوع پر ۶۰ افراد سے خطاب کیا۔

۲۰ ستمبر کو فجر کے بعد جناب رشید عمر نے درس قرآن دیا۔ ٹیکنیکل کالج میں ناظم دعوت و تربیت نے اقامتِ دین کے موضوع پر بیان کیا۔ ساڑھے دس بجے جناب محمد رشید عمر نے گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی میں ۱۲۵ اساتذہ سے فرائض دینی اور حالات حاضرہ پر گفتگو کی جبکہ کچہری والی مسجد میں ظہر کے بعد اسی موضوع پر خطاب بھی کیا۔ سامعین کی تعداد ۳۵ تھی۔ مغرب کے بعد جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے کمیٹی ہال میں شہادت علی الناس اور اقامت دین کے موضوع پر خطاب کیا۔ تقریباً ۳۵ سامعین نے خطاب سنا۔ (رپورٹ: محمد عبداللہ خان)

تنظیم اسلامی کراچی (شرقی ۴ اور ۵) کا دعوتی و تربیتی پروگرام

۱۷ ستمبر کو کراچی (شرقی ۵) کے رفقاء کی جماعت کراچی (شرقی ۴) کے علاقے لانڈھی کے لئے روانہ ہوئی۔ لانڈھی میں کراچی (شرقی ۴) کے رفقاء بھی اس جماعت کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کراچی شرقی (۵) کے امیر جناب فریس احمد کی امارت میں اس جماعت نے تربیتی و دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ تربیتی پروگرام جناب سلیمان صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا جس کے دوران رفقاء کا تفصیلی تعارف حاصل کیا گیا۔ اس تعارف سے اندازہ ہوا کہ رفقاء کس طرح سے تنظیم میں شامل ہوئے اور ان میں سے بعض کو ذاتی حوالے سے کیسی کیسی آزمائشوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے بعد شرکاء کی تجوید کا اندازہ لگایا گیا اور اس حوالے سے اصلاح کے لئے مشورے دیئے گئے۔ بعد ازاں ''دینی فرائض کا جامع تصور'' کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ حلقہ سندھ (زیریں) کی طرف سے رفقاء کو انتہائی عام فہم انداز میں مذکورہ موضوع پر ایک مختصر تحریر دی گئی تھی۔ رفقاء نے موضوع سے متعلق آیات کو یاد کیا۔ تربیتی پروگرام میں دونوں تنظیم کے ۱۶ رفقاء نے شرکت کی۔ عصر کے بعد علاقہ میں گھر گھر جا کر لوگوں کو دعوتی خطاب میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بعد نماز مغرب جناب فریس احمد نے دعوتی خطاب کیا' جس میں رفقاء سمیت تقریباً ۷۰ حضرات نے شرکت کی۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ: ریاض الاسلام فاروقی)

قرآن اکیڈمی کراچی میں ماہانہ شب بسری

قرآن اکیڈمی کراچی میں تمام مقامی تنظیم کی شب بسری ہر ماہ کے تیسرے اتوار کو منعقد ہوتی ہے۔ پروگرام کا آغاز ہفتہ کو ساڑھے نو بجے شب ہوتا ہے اور اس کا اختتام اتوار کی صبح ساڑھے دس بجے ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر میں یہ پروگرام ۱۵ تاریخ کو منعقد ہوا۔

ہفتہ کی شب جناب اعجاز لطیف نے مطالعہ لٹریچر کے تحت ''منہج انقلاب نبوی ﷺ'' کے آٹھویں باب کا مطالعہ کرایا۔ موصوف نے اس کا انتہائی عمدہ خلاصہ تیار کیا تھا جو کہ ویڈیو پروجیکٹر پر شرکاء کو دکھایا گیا۔ رفقاء سے سوال و جواب کے ذریعہ انہوں نے اس پروگرام کو انتہائی دلچسپ اور مفید بنا دیا۔ اس کے بعد جناب اشفاق احمد نے تذکیری بیان کے دوران کہا کہ اگر رفقاء صرف یہ بات ہر وقت ذہن میں تازہ رکھیں کہ وہ ایک عظیم انقلابی دعوت کے داعی ہیں تو ان شاء اللہ ان کے ذاتی عمل کی بھی اصلاح ہوگی' ان کے پورے طرز عمل میں سنجیدگی پیدا ہوگی اور وہ دعوت دین کے لئے کسی موقع کو بھی ضائع ہونے نہ دیں گے۔ صبح سوا چار بجے رفقاء کو بیدار کیا گیا تا کہ نوافل اور تلاوت کا اہتمام کیا جا سکے۔ بعد نماز فجر جناب فیصل منصوری نے دعا کے موضوع پر مطالعہ حدیث کرایا اور دعا کی اہمیت و ضرورت کو بڑے احسن طریقہ سے اجاگر کیا۔ آٹھ بجے جناب سرفراز احمد نے تذکیر بالقرآن کے پروگرام میں سورۃ الحدید کی آیات ۱۱ تا ۲۹ کا مطالعہ کرایا۔ اس کے بعد جناب اختر ندیم نے حالات حاضرہ پر تبصرے کے دوران امریکہ میں ۱۱ ستمبر کو ہونے والی تباہی پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اس تباہی نے امریکہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہمارے ملک میں تاریخ کی اتنی بڑی تباہی کیسے ہوگئی اور وہ ٹیکنالوجی جس پر ہمیں بڑا ناز تھا' ہمارے

دفاع سے کیسے قاصر رہی۔ حلقہ کے ناظم جناب انجینئر نوید احمد نے منتخب نصاب کے درس کے دوران سورۃ القیامہ کی تفسیر بیان کی۔ انہوں نے شرکاء کو تفسیری نکات کی نقل فراہم کی تا کہ انہیں بھی درس دینے کے لئے تیار کیا جا سکے۔ آخر میں حلقہ سندھ (زیریں) کے امیر جناب محمد نسیم الدین نے اہم تنظیمی فیصلے سنائے اور حالات حاضرہ کے حوالے سے تنظیم اسلامی کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ مسنون دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ: محمد سراج)

پشاور میں ہینڈ بل ''لمحۂ فکریہ'' کی تشہیری مہم

موجودہ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر تنظیم اسلامی نے ملت اسلامیہ پاکستان کو اپنے موقف سے آگاہ کرنے اور عوام کو بیدار کرنے کے لئے ایک تشہیری/دعوتی مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس ضمن میں ۲۰ ستمبر کو رفقاء کا ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں تنظیم اسلامی پشاور اور اُسرہ حیات آباد کے علاوہ مضافاتی علاقوں میں مقیم منفرد رفقاء شریک ہوئے۔ ساتھیوں کو ملکی اور بین الاقوامی حالات کے پس منظر میں تنظیم اسلامی کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ۲۱ ستمبر کو نماز جمعہ کے موقعہ پر تنظیم اسلامی کی طرف سے موجودہ صورت حال پر ہینڈ بل کی تقسیم کے لئے پشاور یونیورسٹی، پشاور شہر، چھاؤنی اور حیات آباد میں گروپ تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ کام اگرچہ عجلت میں کیا گیا تاہم رفقاء کی ایک بڑی تعداد نے اس میں حصہ لیا۔

مقررہ تاریخ کو رفقاء نے مختلف مساجد میں کُل دس ہزار ہینڈ بل تقسیم کیے۔ اس مہم میں ۱۸ رفقاء کے علاوہ چند احباب نے بھی حصہ لیا۔ الحمد للہ کے پہلے مرحلے میں ایک بھرپور مہم کا آغاز ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرکاء مہم کو ان کی مخلصانہ کوشش کا اجر عطا فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: میجر فتح محمد)

اسرہ ہارون آباد کی ماہانہ شب بسری

۲۱ ستمبر کو نماز مغرب کے فوراً بعد مسجد جامع القرآن میں شب بسری کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے حلقہ بہاول نگر کے ناظم تربیت جناب ذوالفقار علی نے درس قرآن میں ایمان باللہ پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ ایک گھنٹے پر محیط ان کے خطاب نے شرکاء کے ایمان کو تازہ کر دیا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد ہمارے نوجوان ساتھی جناب آصف نے سیرت صحابہؓ سے انتخاب رفقاء کے گوش گزار کیا۔ کھانے کے وقفے کے بعد ایک ایسا پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں ہر ساتھی کو کوئی نہ کوئی حدیث یا قرآن کی کسی آیت کی مختصر تشریح کرنا تھی۔ سونے سے قبل آخری پروگرام میں راقم نے نصف گھنٹہ تک کلمہ طیبہ کی تشریح کی۔

صبح ساڑھے تین بجے ساتھیوں کو بیدار کیا گیا۔ تہجد کی ادائیگی کے بعد نماز کی درستگی کا سلسلہ تھا جس میں ساتھیوں کے تلفظ کی اصلاح کے ساتھ انہیں ترجمہ بھی یاد کرایا گیا۔ نماز فجر کے بعد محترم جناب ذوالفقار علی نے درس قرآن دیا جس کے بعد یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: محمد ظفر اقبال)

انسان کی پہچان انسانیت ہے!

تحریر: کرم داد خان بلوچ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات سے اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ تخلیق کیا اور کائنات میں اسے اپنے نائب ہونے کا اعزاز بخشا۔ انسان کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کے دکھ درد کو بھانپنے کے لئے اعلیٰ قسم کی صلاحیتیں پیدا کی ہیں تا کہ وہ لوگوں کے دکھوں کا مداوا کر سکے۔ اس دور میں جبکہ انسان اپنی عقل کے عروج کی حدوں کو چھو رہا ہے' کیا وہ وہی کام کر رہا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے؟ کیا انسان اس دور میں دوسرے لوگوں کے درد کو اپنا خیال کرتا ہے اور ان کے دکھ درد میں ساجھی بننے کی کوشش کرتا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے آج کے دور کے انسان میں دل کی بجائے پتھر ہے جس میں کسی دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنے کی حس نہیں ہے۔ اس بناء پر لگتا ہے کہ وہ جانوروں سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ انسان کسی کے دکھ درد کو دیکھ کر اسے ختم کرنے کی بجائے اس میں اضافہ کرنے کی اپنی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس دور میں انسان اور حیوان کا فرق مٹتا جا رہا ہے۔ حیوان بھی کھاتا پیتا اور آرام کرتا ہے اور انسان بھی' بظاہر دونوں کی بنیادی ضروریات ایک جیسی لگتی ہیں' سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان اور حیوان میں فرق کیا ہے۔ ایک واقعہ حضرت رومیؒ نے نقل فرمایا کہ ایک گائے بہت کھاتی پیتی تھی۔ چارہ اور گھاس ہر وقت اس کو ملتا رہتا' اس کے باوجود وہ کمزور ہوتی گئی۔ اس سے کمزوری کا سبب پوچھا گیا تو پتا چلا کہ وہ اس غم میں کمزور ہوتی جا رہی ہے کہ شاید کل اس کو کھانے کے لئے چارہ نہ مل سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کی فکر حیوانوں کو بھی لاحق ہوتی ہے۔ انسان اور حیوانوں میں یہی بنیادی فرق ہے کہ حیوان صرف کھانے پینے کو مقصد حیات سمجھتا ہے جبکہ انسان محض کھانے پینے کو مقصد نہیں بناتا اس کے سامنے ایک عظیم تر مقصد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا کی ہے تا کہ وہ اچھائی اور برائی' حق و باطل' نور و ظلمت' حلال و حرام میں پہچان کر سکے۔ لیکن انسانی سوچ آہستہ آہستہ پستی کی جانب راغب ہے۔ انسان بھلائی کا سوچنے کی بجائے دوسروں کو ذلیل و خوار کرنے کے طریقے سوچتا ہے۔ دوسروں کو خوشی دینے کی بجائے لڑائی' فساد اور قتل و غارت گری کے طریقے سوچتا ہے۔ اگر ہم جانوروں کے طرز عمل پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ جانور تو جانور' پرندے جیسی چھوٹی سی مخلوق بھی وحدت و یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔ پرندے اکٹھے رہتے ہیں اور غول بنا کر اڑتے ہیں جبکہ انسان ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور سندھی' بلوچی' پنجابی' شیعہ' سنی اور مہاجر کے نعرے لگا کر شور و ہنگامہ برپا کرتے ہیں۔ کیا انسان کو اشرف المخلوقات اسی لئے بنایا گیا تھا؟

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

جامعہ الازہر کے پروفیسر امین محمد جمال الدین

کی معرکۃ الآراء کتاب کا اردو ترجمہ

اُمت مسلمہ کی عمر

کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ اس کتاب میں:

☆ خون ریز جنگوں کی قربت اور ان آخری فتنوں کا بیان ہے جو دنیا کے ختم ہونے اور قیامت کی آمد کی خبر دیتے ہیں۔

☆ قیامت کی چھوٹی اور بڑی نشانیوں' مسلم امہ کی عمر' امام مہدی کے ظہور اور المسیح الدجال کی حقیقت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

عمدہ کمپوزنگ' رنگین سرورق' صفحات: 140' قیمت: 60 روپے

ملنے کا پتہ: **مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور**

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

As above mentioned examples show that during the past 11-12 years systematic efforts have been directed to relegated Islam from its holistic perspective, encompassing all facets of human conduct and behaviour to a mere set or rituals, something what the west has done to Christianity itself. According to Lt-Col Trinka of US Army, "[Muslims] must work to fashion the shariah into a modern blue print for change." In a similar vein, one of the CIA experts counselled that those Muslims who do not believe that world of God is law, should be found and supported. "The Arab rulers," he thinks, "have to create a new identity of [Muslim] seductively fusing Islam and the West."

This so-called expert added: "Though the Saudi rulers may be guilty of ugly authoritarian behaviour and consistent stupidity in foreign affairs, they are at least fervent hypocrites, and that [in] Middle East Affairs, a fervent hypocrite is always safer than a fervent puritan." He had the audacity to make such humiliating remark because there was truth in it. These are in fact general policy guidelines that we see in operation during lifting of democracy related sanctions against Pakistan and visit of the British Prime Minister who could not bear an undemocratic government in Pakistan at any cost.

Over the last decade the western propaganda successfully divided Muslim into "Moderates," "Liberals" and "Fundamentalists" for whom there is no basis or justification in Islam. There has been no definition offered even in the Western propaganda. Salman Rushdie, however, lists in his October 2, article in Washington Post what he believes fundamentalists are against: "homosexuals, pluralism, secularism, short skirts, dancing, evolution theory, sex." He believes such "fundamentalists are tyrants, not Muslims...yes, even the short skirts and dancing -- are worth dying for." He further argues, "kissing in public places, bacon sandwiches, cutting-edge fashion, movies, music, freedom of thought, beauty, love," should matter and "these will be our weapons." The moderates among us should decide for themselves as to what kind of Islam allows kissing in public places, bacon sandwiches, homosexuality, etc.

Besides mass propaganda, efforts were underway to support Hosnie Mubarak like regimes for their crackdown on Islamic opposition and remove Erbakan like elected governments for exactly the same reasons for which the US wants to support religious groups in China. With false propaganda, the Taliban have been demonised to the extent that even majority of the Muslims who have never set a foot on the Afghan soil to verify the grand lies, speak in the anti-Taliban, CNNised language. The US has established that a country can never be ruled with Islamic principles. Now the war is only left to be carried out by individual Muslim countries by collecting information on its citizens as to who is involved with the banned religious parties, who is the extremist, how to arrest and try the fundamentalism and if necessary remove them from the scene.

Apart from the above-mentioned factors, the US, UK recent moves are part of an undeclared war on Islam because: 1. Jonathan Steele, Ewen MacAskill, Richard Norton-Taylor and Ed Harriman reported on September 22, 2001 in the Guardian that attacks on Afghanistan were planned before September 11. The US planned the attacks as soon as it considered it's demonising the Taliban project as complete. 2. Islam is the only challenge to American hegemony with its claims to be a complete code of life with panacea for ills in economic, political, moral and spiritual systems, and thus only Islam can pose a threat to the civilisation considered superior by the West. 3. The West reasons that the source of terrorism is not its terrorism but Islamic teachings and history. Naturally, the real campaign is against the teachings of Islam from the original sources at Madrassa. Mustafa Kamal destroyed Islamic teachings 85 years ago in Turkey and dried up the swamp. We however are expected to follow the suit sooner than later. 4. The US is planning to impose its brand of democracy or autocracy - whichever may be suitable -- on Muslim countries by force. The US put forward many symbolic personalities over the years to undermine the roots of Islam. These advocates preach unconditional assimilation into, support of, sympathy toward, and whole-hearted participation in the social and political system espoused by the US. 5. Transmissions of BBC and CNN testify to the fact that it is a war on Islam. On their part they put forward unqualified individuals or groups as representatives of Islam who may be unethical, deviants, or outright heretics from the religion with no subjective measures being used to ascertain the qualifications of such people. Rushdie's recent article in the Washington Post is an excellent example. They present Islamic Shariah as antiquated, irrelevant, authoritarian, unsophisticated, and limited. 6. By making public statements like: Taliban are not the real Muslims, the American leaders, like Karl Inderfurth, have long been creating a nationalistic or ethnic view and approach to Islam, or more accurately, creating a new religion that cannot truly be called Islam but rather has some outward aspects of it. It will certainly be one that would not pose a challenge to the US domination or offer anything that will make Islam seen as a viable alternative to the US uni-polar world. 7. The evidence suggests that it is the US government that has been playing a leading role in the media crusade against Islam. As early as fall 1994, PBS aired a documentary by journalist Steve Emerson Titled "Jihad in America." Evidence within the programme suggests that Emerson has access to official government intelligence. Some clips appear to be from home videos confiscated from Muslims in FBI sweeps. A decade of this kind of programming has set the climate for a war on Islam.

The facts do not change with the denial of Bush and Balir. The strength of Islam lies in the fact that despite having far less military and economic power, the western war-makers do not have the courage to declare it an open war on Islam. They would certainly fail as long as they want to cover their ulterior motives and undermine Islam under the guise of looking for "infinite Justice." Ending terrorism through eradicating its root causes may not take more than a few months. However, defeating Islam may cost them many generations before finally realising that it was a wrong war.

View Point

Abid Ullah Jan
abidjan2@psh.paknet.com.pk

Who says it's not a war on Islam?

It is painful to watch old news-reels of Adolf Hitler and Benito Mussolini making speeches and crowds cheering. Mussolini's posturing seems so transparent that one wonders how adults could have taken him seriously. With Hitler, what comes across is crude, passionate intensity and the rapture of his audiences, sharing his feelings, with minds turned off. What is chilling is knowing how many tens of millions of human beings lost their lives because of these almost musical-comedy performances. The seemingly shallow stuff can have deep roots as well as deep consequences. Few things today are more shallow than the reasons most people have for supporting Bush and Blair war on "terrorism" and accepting their claims that it is not a war on Islam. To understand if it is a war on Islam, we need to honestly and impartially scan the horizon since 1990.

Apart from the massive air strikes, commando raids and a prolonged "dirty war" against Islamic movements, the police repression, deportation, torture, censorship and death squads that we are certainly going to face are certainly not planned after the September 11 attacks. The US "war on terror" is no more than translation to the physical level, of the systematic approach that started with (1) introduction of the rancid notion of "Islamic fundamentalism," (2) classification of Islam;(3) equating "fundamentalism" with extremism and then terrorism; (4) removal of governments, like Mr. Erbakan in Turkey, for having affiliations with Islam (5) support of governments' cracking down on "Islamic extremists" such as Egyptian and Algerian regimes; (6) development of agendas for government's like Musharraf; (6) initially supporting the Taliban and then demonising them to show the world the failure of Islam. The coming physical horror is simply execution of the judgments passed by the western intellectuals upon Islam in the past decade or so.

Just have a look at how the ground has been prepared for the coming "dirty war." Musharraf came to "moderate" religious schools and take Jihad related Quranic verses from school curricula in 2001. However, the Economist sensed "The Islamic Threat" way back in its March 13, 1993 edition whereby it declared: "It is the mightiest power in the Levant...Governments tremble before it. Arabs everywhere turn to it for salvation from their various miseries. This power is not Egypt, Iraq, or indeed any nation, but the humble mosque." Mosques would probably be the next targets after dealing with madrassa. Similarly, since the establishment of Israel, no one had talked about "fundamentalism," yet Yitzhak Rabin suddenly started calling the world in December 1992, "to devote its attention to the greater danger inherent in Islamic fundamentalism. "[W]e stand on the line of fire against the danger of fundamentalist Islam."

Mr. Bush with a slip of tongue tells his mind in 2001 by describing the US recent missions in the lands of Islam as "crusade." Peter Rodman, senior editor of the National Review, however, saw in 1992 that the West being challenged from the outside by a "militant, atavistic force driven by a hatred of all Western political thought, harking back to age- old grievances against Christendom.... the rage against us is too great..." (May 11, 1992). Charles Krauthammer summed up the expected resistance by the Islamic civilisation to the hegemonic designs of the US in one word: "Global Intifada," (Washington Post January 1, 1993). He tried to suggest that the world is now "facing a mood and a movement...a perhaps irrational but surely historic reaction of an ancient rival against our Judaeo-Christian heritage, our secular present, and the worldwide expansion of both." The New York Times went one step ahead and confirmed on January 21st, 1996: "The Red Menace Is Gone. But Here's Islam." The open war against it, however, had to be delayed until a perfect excuse like the September 11 attacks.

Intellectuals like Samuel P. Huntington played a key role in making Islam an enemy of choice. He declared: "Islam is the only civilisation which has put the survival of the West in doubt." Web page of the Montclair State University in New Jersey reads: "The West today is losing irretrievably its former global hegemony and is increasingly challenged economically and culturally by East Asian and Islamic civilisations." Irving Kristol, Council on Foreign Relations, wrote in the Wall Street Journal, editorial August 2, 1996: "With the end of the Cold War, what we really need is an obvious ideological and threatening enemy, one worthy of our mettle, one that can unite us in opposition." Bernard Lewis In his influential essay, "The Roots of Muslim Rage," writes: "Islamic fundamentalism has given an aim and a form to the otherwise aimless and formless resentment and anger of the Muslim masses" (Atlantic, September 99). Islamic "fundamentalism," according to Amos Perlmutter (Insight in the News, February 15, 1993), is "a plague" which has infected the entire Islamic world and whose goal is to topple secularist military regimes in Egypt, Syria and Algeria and replace them with [unacceptable] Islamic states."

Daily Express, ran an article "Islam Is a Creed of Cruelty" on January 16, 1995, which concluded that the spectre of Islamic fundamentalism was haunting Europe and the world power should enter into a holy alliance to exorcise this spectre. The underlying assumption has always been that Islam is primitive, underdeveloped, retrograde, at best stuck in the memory hole of a medieval splendour out of which it could not disentangle itself without a radical transformation; and this could only be based on Western, "rational", "progressive" values. The long proposed "holy alliance" is now in making.

پریس ریلیز

صدر پرویز مشرف کی پریس کانفرنس پر امیر تنظیم کا تبصرہ

(لاہور ۱۰ اکتوبر) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی حالیہ پریس کانفرنس کے حوالہ سے کہا ہے کہ بدقسمتی سے ہماری موجودہ قیادت سراسر سیکولر نقطۂ نظر سے حالات کو دیکھ رہی ہے جبکہ پاکستان بنیادی طور پر ایک مختلف ملک ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اور اسلام کے ذریعہ ہی اس کی بقاء اور استحکام ممکن ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حکومت پاکستان کی سوچ اور طرز عمل سے شدید اختلاف کرتے ہوئے اسے ملک وقوم کے لئے خطرہ کا باعث قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی رو سے اس وقت نام نہاد عالمی برادری کفر اور باطل پر مشتمل ہے جس کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کسی طور پر پاکستان کے مفاد میں نہیں ہوسکتی۔ ڈاکٹر صاحب نے صدر پاکستان کی اس کایا پلٹ پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا جو ۱۱ ستمبر کے حادثہ کے بعد ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت جس جوش و خروش کے ساتھ طالبان اور اسامہ بن لادن کو دہشت گرد اور دہشت گردوں کے پشت پناہ قرار دینے میں سرگرم ہے اس کے ردعمل اور نتائج کا شاید انہیں صحیح اندازہ نہیں۔

پاکستان کو طالبان کا بھرپور ساتھ دینا چاہئے ○ ڈاکٹر اسرار احمد

(لاہور ۱۴ اکتوبر) قومی مفاد میں پالیسی بدلنا امریکی نقطۂ نظر سے صحیح ہوسکتا ہے اسلام کی رو سے نہیں' یہ بات امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے صدر جنرل پرویز مشرف کے کابینہ اور سلامتی کونسل سے خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک مسلم اکثریتی ملک ہے اور یہاں کے عوام آسانی سے اس طرح پالیسیاں بدلنے کے عمل کو قبول نہیں کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اسلام عدل و انصاف پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے اور عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ پاکستان طالبان کا بھرپور ساتھ دے خواہ پورا عالم کفران کو تہس نہس کرنے پر تل چکا ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ طالبان نے کسی ملک پر حملہ نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس عالمی طاقتیں گزشتہ دو دہائیوں سے افغانستان کو تباہ و برباد کرنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ پہلے وہاں روس نے حملہ کیا جس پر روس سے ویت نام کا بدلہ چکانے کے لئے امریکہ نے افغانوں کی مدد کی اور اپنے حریف کو نیچا دکھانے کے لئے وہاں ایسی پالیسی اختیار کی۔ لیکن افسوس روس کے وہاں سے نکلنے کے بعد افغان جہادی گروپ آپس میں دست و گریبان ہو گئے۔ تاہم اب امریکہ روس کے ساتھ مل کر افغانستان میں ایسی جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے جس سے اگر اللہ کی فوری اور معجزانہ مدد نہ آئی تو پورا افغانستان تہس نہس ہوکر رہ جائے گا۔ اگر ہمارا ''قومی مفاد'' صرف مالی منفعت کے حصول تک محدود ہے جو ہر حال میں امریکہ کی ہاں میں ہاں ملانے سے وابستہ ہے تو ہمیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے' ظلم اور ناانصافی کے دور کا خاتمہ اور حق و انصاف کی بالادستی اب زیادہ دور کی بات نہیں۔ ہمیں آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو کفر کے ساتھ منسلک نہیں کر لینا چاہئے۔ افغانستان ہمارا پڑوسی مسلمان برادر ملک ہے اور وہاں کی اکثریت طالبان کے ساتھ ہے۔ نام نہاد عالمی برادری کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ طاقت کے بل پر ایک آزاد ملک کے عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالے۔

اعلان داخلہ
بی اے سال اول

قرآن کالج
آف آرٹس اینڈ سائنس

پنجاب یونیورسٹی کے معین کردہ نصاب کی معیاری تدریس کے ساتھ ساتھ

- قرآن حکیم کے منتخب مقامات کا ترجمہ و تشریح
- کمپیوٹر کی لازمی تعلیم ◎ عربی گرامر کی تدریس کا خصوصی اہتمام
- داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 19 اکتوبر ہے
- انٹرویو ہفتہ 20 اکتوبر کو صبح 9 بجے ہوں گے
- 22 اکتوبر سے تدریس کا آغاز ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ

نوٹ: ہاسٹل کی سہولت موجود ہے

قرآن کالج 191۔ اتاترک بلاک' نیوگارڈن ٹاؤن لاہور فون: 5833637

نامے مرے نام

جناب مدیر ''ندائے خلافت'' لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور آپ کی سلامتی وصحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ نظام خلافت کے احیاء کے لئے معاون ہوں۔ بسلسلہ روزگار اٹلی میں رہ رہا ہوں۔

نظام خلافت کی آواز کو بلند کرنے اور ملکی حالات پر قلم گیری کے لئے ''ندائے خلافت'' ایک اچھی کاوش ہے۔ برائے کرم ایک سال کے لئے ''ندائے خلافت'' جاری فرما دیں تاکہ اس دیار غیر میں بھی یہ صدا گونج سکے۔

ندائے خلافت کے حامی اور معاونین پر اللہ تعالیٰ مہربانی و رحمت فرمائے۔ سب حاضرین مجلس کو السلام علیکم!

والسلام

آپ کا خیر اندیش

ضیاء المصطفیٰ آزاد اٹلی